

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# سید کا برکت



علامہ محمد رفیع الدین

تأليف

جلال آباد

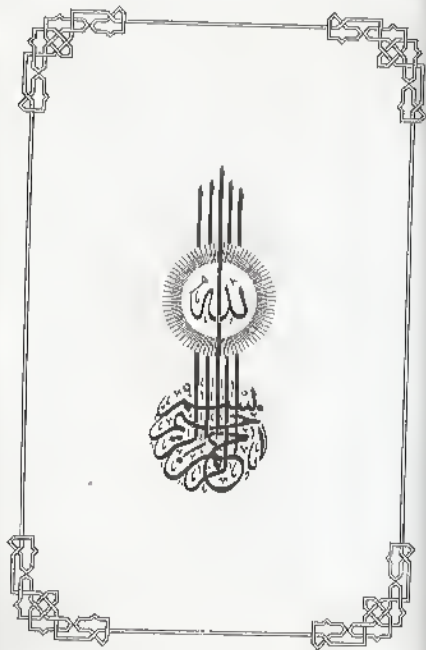
دار الفکر للطباعة والنشر

# توسل کا ثبوت

شیخ الحدیث و الشیخ علامہ محمد عبدالغفور الوری

جامعہ مجددیہ فیاض العلوم

غلہ منڈی رائے ونڈ (لاہور پاکستان)



توشل کاشیوت

نام کتاب

شیخ الحدیث والہام علیہ السلام محمد عبدالغفور الوری

محقق

صاحبزادہ مولانا محبوب سرور الوری

پروف ریڈنگ

صفحات

تعداد

قیمت

جامعہ محمدیہ فیاض العلوم ملکہ سنڈی رائے دہڑ (لاہور پاکستان)

پیشہ کا پتہ:

0300-4349481-042-35390243

رابطہ:

0300-4256623

17-OXLEY ROAD PRESTON,  
LANCASHIRE, (PR1-5QH) ENGLAND

پیشہ کا پتہ انگلینڈ:

WASEEM UD DIN  
7-STUART ROAD PRESTON,  
PR2-6AD UK.

## فہرست مضامین

صفحہ نمبر

نمبر شمار

- 1- اظہارِ شکر ..... 1
- 2- خطبہ ..... 2
- 3- عرضِ منزلت ..... 3
- 4- اللہ تعالیٰ کے نعم سے توشل کا ثبوت ..... 7
- 5- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے توشل سے فتح و نصرت کا ثبوت ..... 10
- 6- حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے توشل سے قبول ..... 13
- 7- موسیٰ و ہارون علیہ السلام کے تبرکات سے توشل کا ثبوت ..... 15
- 8- حضور کے توشل سے مغفرت اور توبہ قبول ..... 17
- 9- اللہ تعالیٰ کے مغربِ بندہ سے پیچھے توشل سے دعا و کرسمے ..... 18
- 10- بارگاہِ خدا میں بندگانِ خدا کا توشل پیش کرنا ضروری ہے ..... 20
- 11- پورا خاندان ایک نیک بندے کے توشل سے محفوظ ..... 22
- 12- تیری کی ہمتاں یومِ عاشوراء کے توشل سے ..... 24
- 13- یمنی کی اور جرانی قمیص یوسف علیہ السلام کے توشل سے لوٹ آئی ..... 25
- 14- گھوڑی کے قدم کی مٹی کے وسیلہ سے سونے کا گھنجر اُزندہ ..... 27

16- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاہ پاک و صاف تونے کا وسیلہ عظمیٰ

- اور پاک عیش تسکین ہے ..... 29
- 18- حضرت جیسے علیہ السلام کی پیدائش و ولیدہ جبریل سے ..... 31
- 17- اللہ والوں کی ذواتِ مقدسہ پر اپا برکت ہوتی ہے ..... 32
- 18- حضور کے وسیلہ سے کفار بھی عذاب سے محفوظ ..... 34
- 19- موسیٰ علیہ السلام کی دعاہ کا وسیلہ ..... 36
- 20- شعیب علیہ السلام کی یمنی اور جرانی انبیاء کے توشل سے لوٹ آئی ..... 37
- 21- عصر و عشا کی سنتوں کے توشل سے بارش کا ہونا ..... 39
- 22- ملک الموت روحِ قبض کرسمے کا وسیلہ ہے ..... 41
- 23- اصحابِ کہف کا توشل غرق ہونے اور آگ میں جلنے سے بچاتا ہے ..... 42
- 24- (احادیث کی روشنی میں توشل کا ثبوت) ..... 43
- 25- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنے اور انبیاء کے توشل سے دعاہ کرنا ..... 44
- یہ آپ کی طرف سے عملاً توشل کا ثبوت ..... 44
- 26- حضور کے توشل سے دنیا و دہا ہو گیا اور حضور سے توشل کا ثبوت ..... 47
- 27- حضور کے توشل سے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ..... 50
- اور آپ کی طرف سے عملاً توشل کا ثبوت ..... 50
- 28- حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے توشل سے بارش اور ..... 53
- حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے عملاً توشل کا ثبوت ..... 53
- 29- قحط میں جانا لوگوں کیلئے لاکھ کا حضور علیہ السلام کے توشل سے بارش طلب کرنا ..... 55

- 30- توشلی کے وسیلے سے بارش۔  
 31- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ اطہر کے توشل سے بارش کا ہونا۔  
 32- اللہ کے نیک بندوں کا توشل دُعا میں منت ہے اور عمل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ثابت ہے۔  
 33- ضعیفوں کے توشل سے دعا اور رزق نصیب ہوتا ہے۔  
 34- شام کے ابدادوں کے توشل سے تمام باتیں زد۔  
 35- خدا کی بارگاہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا توشل پیش کرنا مستحسن ہے۔  
 36- امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قہر امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر آنا اور ان کے توشل سے اپنی مشکل کا حل چاہنا۔  
 37- حضرت معروف کوفی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کے توشل سے بارش۔  
 38- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چادر حجہ کے توشل سے دعا کرنے کا حکم۔  
 39- مدینہ منورہ میں توشل کا ثبوت قرآن اصدیث کے مطابق موجود ہے۔

## اظہارِ تشکر

قاریین کرام محبی وخلص فاضل بلیل مولانا نسیم الدین صاحب سلمہ خاں (پریمن یو۔ کے) میرے قابل ترین شاگردوں میں سے ہیں جنہوں نے نیک بخاری شریف نیک دورۂ حدیث ہمرے پاس پڑھا اور ہمیشہ ناچیز کا دینی معامات میں بھرپور ساتھ دیا اور دے رہے ہیں تو ناظرین و قارئین میری خدمت دینی و ملی جو کتب کی صورت میں آپ کے سامنے ہے۔ اس کا شائع کرانا اور منظر عام پر لانا بھی انہی کی مساعی جلیلہ کا نتیجہ ہے۔ میں بفرمان مصطفیٰ ﷺ "مَنْ لَمْ يَشْكُرِ الْمَنِّ لَمْ يَنْشِكِرِ اللَّهُ" ان کا تبدیل سے مشکور ہوں۔

اللہ تعالیٰ اس نیک بخت فاضل کو ہمیشہ باعزت و عظمت زعمہ و پایندہ سلامت، با

کرامت و شرافت رکھے۔ آمین

محمد عبدالغفور الوری عفرلہ

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلْمُتَوَكِّلِ  
وَصَلَوْتُهُ دَوْمًا عَلَى  
وَأَزْوَاجِهِ  
مَأْوَايَ عِنْدَ شِدَائِدِي  
بِكِتَابِهِ وَيَا حَمْدُ

أَمَّا بَعْدُ

## عرض مؤلف

جلہ اہل اسلام کی خدمت میں گزارش ہے کہ یہ حقیقت تو بالکل ظاہر ہے کہ کائنات کا  
ڈیزائن و ڈیزائن اپنے خالق و مالک کا ہی محتاج ہے اور اسی کی بارگاہِ اقدس میں اپنی مقبولیت و مقبولیت کا  
خود ہاں اور کوشاں ہے اور پوری مخلوق خدا میں اشرف المخلوقات ہونے کا شرف صرف انسان کے  
حصہ میں آیا ہے۔ اور جب یہ شرف صرف انسان کو حاصل ہے تو اسے اتنی ہی مقبولیت و مقبولیت  
خداوندی کی ضرورت ہے اور یہ مرتبہ تب ہی حاصل ہو سکتا ہے جبکہ پہلے کسی مقبول و محبوب خدا  
کے دامن سے وابستہ ہو اور جن کے دامن سے وابستگی اسے مقرب و محبوب بنا سکتی ہے۔ وہ انبیاء  
و اولیاء و صلحاء کی ذواتِ مقدسہ ہیں۔ جن کا توکل اور وسیلہ بارگاہِ رب العزت میں پیش کیا جاتا  
ہے۔ قارئین و ناظرین یہ بات پیش نظر رہے کہ میں اپنے آپ کو ذمہ دار و مسئول و مصلحین میں  
شمولیت کا قطعاً اہل نہیں سمجھتا یہ جن کا حصہ بنی کا ہے۔

محرم کثیر تعداد میں میرے گرم فرماؤں اور تحنین کا یہ اصرار و تقاضا رہا کہ بعض  
لوگ انبیاء و اولیاء کے توکل اور وسیلہ سے بارگاہِ خداوندی میں دعا کرنے کو ناجائز  
کہتے ہیں۔ تو آپ قرآن و حدیث اور فقہ و تفسیر اور آثارِ صحابہ و تابعین اور ائمہ مجتہدین  
کے قول و فعل سے اس کا جواز و محبوبیت نہایت آسان اور طریقی زبان اردو میں ایسا جامع  
اور مدلل تحریر کر دیں جس سے بالمدہمت و صراحت حکم خدا (جل جلالہ) و حکم حبیب

خدا (ﷻ) اور عملِ محبوبِ خدا (ﷺ) و عملِ انبیاء و صلحاء امت سے اہمیت تو شل و وسیلہ روزِ دوشن سے کہیں زیادہ واضح ہو جائے۔ تو اپنے کرمِ فرماؤں کے حسبِ مشاء اس مسئلہ تو شل و وسیلہ کے ثبوت و جواز کو اول آیا تب قرآنی سے اور پھر ان کے تحت دلائلِ نقلیہ پھر احادیث اس کے بعد نقل اور فقہاء کے دلائل پھر اولیاء و صوفیہ کے ارشادات و عملیات کے مطابق ثابت کیا گیا ہے۔ مگر قارئین یہ بات پیشِ نظر رکھیں!

کہ قرآنی آیات کے تحت تفاسیر کے حوالہ جات میں یہ خاص لحاظ رکھا گیا ہے کہ آیت کے تحت کسی ایک و تفسیروں کی عبارت نقل کر کے اس مضمون کی عبارت جن جن زیرِ ملاحظہ تفاسیر میں موجود تھی اُنکے صفحات و جلد تحریری کردی گئی ہیں اور خوفِ طوالت سب کی عبارتیں نقل نہیں کی گئیں۔ اسی طرح احادیث کو نقل کرتے میں طوالت کے پیشِ نظر ایک یا دو حدیثیں نقل کر کے جن جن کتب احادیث میں اس مضمون سے متعلق احادیث ہیں اُن کے صفحات مع جلد اکٹھے درج کر دیے ہیں تاکہ جس کسی کے پاس جو کتب حدیث موجود ہو اُس میں دیکھ سکے۔ اور یہی طریقہ کتب فقہ و کتب سیر و فتاویٰ میں ملحوظ رکھا گیا ہے اور حتیٰ الامکان پوری چھان بین کے ساتھ منقول طور پر مسئلہ تو شل کو داخیل کیا گیا ہے۔

پھر بھی اگر صاحبِ نظر و نگار و زلف نگاہ و دانش مند کہیں کوئی عارضی و کمی محسوس کریں تو بعد از تحقیق باحوال مطلع فرما کر عند اللہ ما جو رہوں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ ایڈیشن میں اسے صحیح کر کے

اشائع کر دیا جائیگا۔

اللہ تعالیٰ علّٰی علّٰیہ اپنے حبیبِ پاک صاحبِ ابوالاکرام ﷺ کے صدقہ سے اسے قبول فرمائے اور میرے لیے تو ہر آخرت و صدقہ جاریہ بنائے۔

آمین آمین یارب العالمین بیجاہ سید المرسلین و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہم سیدنا و مولانا محمد وآلہ و اصحابہ اجمعین  
برحمتک یا ارحم الراحمین.

**محمد عبدالغفور الوری**

مہتمم جامعہ مجددیہ فیض العلوم منڈی رائیوہ لاہور (پاکستان)

# توسل کا ثبوت

قرآن و تفاسیر کی روشنی میں



اللہ تعالیٰ کا اپنے قرب و رضا کے حصول کے لئے

توسل و وسیلہ تلاش کرنے کا حکم

(۱) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (۳۵/۵) ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ (ترجمہ: البیان، حضرت غزالی کرام) علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کالمی

اس آیت کے تحت تفسیر المنار ج ۶/۳۰۶ میں ہے کہ الْوَسِيلَةُ إِلَيْهِ هِيَ مَا يُقَوَّلُ بِهِ إِلَهُ أَيْ مَا يُرْجَى أَنْ يَنْتَهِى بِهِ إِلَى مُرْصَدِهِ وَالْقُرْبِ مِنْهُ. یعنی وسیلہ ایسے توسل کا نام ہے جس کے ذریعہ اس کا مٹا ہوا سگی رضا اور قرب حاصل ہو جائے۔ اور آگے صاحب تفسیر المنار نے "التوسل والوسیلہ عند ربنا خیر" کے عنوان سے ج ۶/۳۰۸ پر فصل کا لفظ لا کر مذکورہ عنوان کے تحت لکھتے ہیں

التَّوَسُّلُ بِأَنْشِئَاصِ الْأَنْبِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ الْمُتَّقِينَ أَيْ تَسْبِيحُهُمْ وَسَائِلُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَالْإِقْسَامُ عَلَى اللَّهِ بِهِمْ وَغُلْبُ فَضَائِلِ الْخَاجِبَاتِ وَذَفْعُ الضَّرِّ وَجَلْبُ النِّفْعِ مِنْهُمْ عِنْدَ قُبُولِهِمْ أَوْ لِي خَالِ الْبَعْدِ عَنْهَا وَشَاهِدُهَا وَكَثْرُ خَشْيَةِ صَاحِبِ كَبِيرِ مِنَ النَّاسِ يُلْغَوْنَ أَصْحَابَ الْقُبُورِ فِي خَاجَاتِهِمْ مَعَ اللَّهِ تَعَالَى.



یعنی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور پیغمبر گرامحین کی ذوات مقدسہ کا توکل ان کے اسام مبارک پیش کرنا اور ان کی وجاہت کی قسم دے کر بارگاہ خداوندی میں دعا کرنا ہے کہ (اے اللہ میں تجھ کو انبیاء و صالحین کی وجاہت کی قسم دیتا ہوں تو یہ کام کر دے) (کیونکہ) یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے وسیلہ میں اور ان سے حاجتیں طلب کرنا مشکل کشائی چاہنا اور فائدہ حاصل کرنا چاہنے ان کی قبور کے پاس سے ہو یا دور سے یہ عام جاری وصاری ہے۔ یہاں تک کہ اکثر لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اہل قبور کو بھی اپنی مشکلات میں نکارتے ہیں۔

(تفسیر روح البیان ص ۳۹۴/۲ ج ۲ میں ہے)

وَأَعْلَمُ أَنَّ آيَةَ الْكُرْسِيِّ صَوِّحَتْ بِالْأَمْرِ بِاتِّعَاذِ الْوَيْسِلَةِ وَلَا بُدَّ مِنْهَا لِتَبَيُّنِ الْوُصُولِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى لَا يَحْصِلُ إِلَّا بِالْوَيْسِلَةِ وَهِيَ عِلْمَاءُ الْحَقِيقَةِ وَشَتَائِلُ الطَّرِيقَةِ. ترجمہ: اور یہ جاننا ضروری ہے کہ اس آیت میں سرخ طور پر یہ امر کے ساتھ وسیلہ تلاش کرنا ضروری قرار دیا ہے جو انتہائی ضروری ہے کیونکہ قرب الہی کا حصول وسیلہ کے بغیر ناممکن ہے اور وہ وسیلہ علماء حقیقت اور مشائخ کھضرِ یقین ہیں۔

اس آیت کے تحت مستند درج ذیل تفاسیر میں بھی یہی ثبوت توکل موجود ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۱۷۳/۱

تفسیر کبیر

۳۰۵/۶ ج ۲/۷۰۷

تفسیر روح البانی

۳۹۳/۲ ج ۲/۳۹۳

تفسیر روح البیان

۳۹/۲

تفسیر قازن

۷۴/۲

تفسیر ابن کثیر

۹۱/۶

تفسیر قرطبی

۱۱۳/۲

حاشیہ ہمدانی علی الجلالین

۶۱۵/۱

تفسیر الکشاف

۲۷۱/۶

تفسیر طبری

۲۷/۲

تفسیر ربوئی

۲۶۵/۱

تفسیر میضادی

۳۱۳/۶ ج ۳۰۵/۶

تفسیر السار

۱۱۲/۶ ج ۱۰۹/۶

تفسیر مراغی

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے توسل و وسیلہ سے

کفار پر فتح و نصرت کا ثبوت

”وَتَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ۚ وَسُبْحَنَ عَلَی الْبَاقِیْنَ ۚ“ (۸۹/۲)

ترجمہ: اور (یہوذا) اس سے پہلے (قرآن اور نبی آخر الزمان کے وسیلہ سے) کافروں پر (اللہ سے) فتح مانگتے تھے۔

اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری سے اور قرآن کے نزول سے قبل یہود آپ کی عظمت کے قائل اور قرآن کی حقانیت کے متحرف تھے حتیٰ کہ جب ان کا مشرکین عرب سے مقابلہ ہوتا تو نبی کریم ﷺ کے نام پاک کے واسطے سے وہ فتح و نصرت طلب کرتے ہوئے نکلتے:

”اَللّٰهُمَّ فَتَحْ عَلَيْنَا وَفُتِّرْ بَا بِفُتْرِیْ الْاُمَمِیَّ“

یعنی اے اللہ! ہمیں نبی امی ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے فتح و نصرت عطا فرما۔

اس جگہ تفسیر عزیزی میں ہے کہ انہیں یقین تھا کہ نبی آخر الزمان کا نام پاک حرام بخیر و دل کا درگاہ ہے اور کفر کو مٹانے اور باطل ٹھٹھانے میں انگڑ جوار ہے۔ مدینہ اور خیبر کے یہودی مشرکین عرب کے فرقہ بنی اسد اور بنی غطفان اور حبشہ اور عذرہ کے مقابلہ میں شکست کھا جاتے تھے۔ آخر کار انہوں نے اپنے علماء کی طرف رجوع کیا۔ انہوں نے بعد تامل بسیار یہودی سپاہیوں کو یہ دعا یاد کرائی اور کہا کہ جنگ کے وقت پڑھ لیا کرو انہوں نے اس پر عمل کیا اور پھر یہ فتح پائی۔

”اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اِنَّا نَسْئَلُكَ بِنَحْوِ اَحْمَدِ النَّبِیِّ الْاَوَّلِیِّ الَّذِیْ وَغَدَتْ اَنْ تَخْرُجَ عَلَیْہِمْ لِنَا بِیْ الْخَیْرِ الزَّمَانِ وَبِحَبْلِیْكَ الَّذِیْ قَبْلُ عَلَیْہِ الْخَیْرُ مَا یَقُوْلُ اَنْ تَنْصُرُنَا عَلَی اَعْدَانَا۔“

یعنی اے ہمارے رب العزت! ہم تجھ سے احمد نبی الی کا واسطہ دے کر عرض کرتے ہیں جن کے پیچھے کا تو نے وعدہ کیا اور اس کتاب کے طفیل و برکت سے کہ جو لوگ ان پر تارے گا وہ کتابوں سے پیچھے کہ تو ہم کو ہمارے دشمنوں پر فتح دے۔

معمولی تفاوت الفاظ کے ساتھ بھی مضمون آیت مذکور متعلق مندرجہ ذیل تفاسیر کے اندر بھی موجود ہے۔

(تفسیر کبیر) ۱۶۲/۳

تفسیر روح المعانی ۴۳۳/۱ ۴۳۵

تفسیر مفہومی ۱۰۷/۱

تفسیر خازن ۶۰/۱

تفسیر ابن کثیر ۱۷۶۵/۱ ۱۷۶۵

تفسیر قرطبی ۲۲/۲

تفسیر صاوی ۶۰/۱

تفسیر الکشاف ۱۶۵/۱

تفسیر البحر المحیط

۱۳۳۹/۱

تفسیر درمثور

۱۷۰/۱

تفسیر طبری

۱۴۷۲/۱۲/۳۷۷

تفسیر بغوی

۵۸/۱

تفسیر المنار

۳۱۰/۱

تفسیر مراغی

۱۶۷/۱

تفسیر نیشادی

۷۵/۱

تفسیر عزیزی

۵۸۱/۲

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے توسل سے

حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول

”فَلَقَلْنِي آدَمُ مِنْ رَبِّي تَكَلَّمَاتٍ فَتَابَ عَلَيَّ“ (۳۷/۲)

ترجمہ: پھر مجھے آدمؑ نے اپنے رب سے کچھ کہے تو اللہ تعالیٰ ان پر رجوع برحمت ہوا۔ (البیان)  
اس کے تحت تفسیر روح البیان، درمثور، تفسیر عزیزی اور خزائن المرکان نے طبرانی، حاکم، ابویہم اور تہذیب کی روایت نقل کی ہے کہ حضرت سیدنا عمر فاروقؓ اور حضرت علی المرتضیٰؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کی پریشانی استیسا کو پہنچ چکی تو ان کو ایک دن یاد آیا کہ میں نے اپنی پیدائش کے وقت عرشِ اعظم پر کھڑا کیسا تھا کہ :

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ“

جس سے معلوم ہوا کہ محمد رسول اللہ کا وہ درجہ ہے کہ ان کا نام عرشِ اعظم پر نام خدا کے ساتھ لکھا ہوا ہے۔ تو پھر کیوں نہ ان ہی کے نام کے توسل سے بارگاہِ رب العزت سے اپنی مغفرت چاہوں۔ چنانچہ آپؐ نے عرض کی

”اَسْتَلْكَ بِخِي مُّحَمَّدٍ اَنْ تَغْفِرَ لِي“

اور ایک روایت میں یوں عرض کیا:

”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَلْکَ بِخِیاءِ مُحَمَّدٍ رَّبِّیْکَ وَکَوْنِیْ عِنْدَکَ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ“

تخطیب نبویؐ

یعنی اے اللہ! میں تجھ سے تیرے بندہ خاص محمد مصطفیٰ ﷺ کے مرتبہ و عزت کے توشل و ثقل اور اس بزرگی کے حد سے تیرے جوا نکس تیرے دربار میں حاصل ہے۔ معشرت چاہتا ہوں۔ تو فوراً بارگاہ الہی سے جواب آیا کہ اے آدم! تم نے محمد ﷺ کو کہاں سے جانا؟ تو حضرت آدم علیہ السلام نے سارا ماجرا عرض کیا۔ حکم الہی آیا کہ اے آدم وہ محبوب سب پیغمبروں سے پہلے پیغمبر ہیں تمہاری اولاد سے ہیں۔ اگر وہ نہ ہوتے تو تم کو بھی پیدا نہ کرتا۔

یہ مندرجہ حوالہ جات کچھ قدر تفاوت الفاظ ان تفاسیر میں بھی موجود ہیں۔

روح المعانی	۳۲۱/۱
روح البیان	۱۱۶/۱
قرطبی	۲۲۷/۱
بجرائط	۲۳۰/۱
درمنثور	۱۱۹/۱
عزیزی	۳۳۹/۱

حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کے شہادت

کے تابوت کے توشل سے دشمنوں پر

فتح و نصرت حاصل ہونے کا ثبوت

إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ رِجْسٌ مِّنْ رَبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ ۚ ۲۴۸/۲۱

ترجمہ: بیشک اس کی سلطنت کی نشانی تمہارے پاس صندوق کا آنا ہے میں تمہارے رب کی طرف سے (دلوں کا) سکون ہے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں ہیں ان (اشیاء) میں سے جو معظم

(موسیٰ) اور (کرم) ہارون نے چھوڑیں۔ (البیان)

اس آیت کے تحت تفسیر خازن میں ہے کہ:

وَتَكُونُوا إِذَا خَضَرُوا الْقَيْلَ قُلُوبُهُمْ يَتَنَبَّهُونَ

بِهِ عَلَى عِلْمِهِ وَهُمْ لَيَنْصُرُونَهُ

ترجمہ: جب یہ لوگ جنگ کیلئے نکلتے تو اس تابوت کو اپنے آگے رکھتے اور اس کے توشل سے اپنے دشمنوں پر فتح و نصرت طلب کرتے تو ان کو فتح و نصرت حاصل ہوجاتی۔

اسی آیت کے تحت مندرجہ ذیل تفاسیر میں بھی ثبوت توشل موجود ہے۔ دیکھئے

تفسیر کبیر

تفسیر روح المعانی	ج ۳ ص ۷۲۳
تفسیر روح البیان	ج ۱ ص ۳۹۰
تفسیر مظہری	ج ۱ ص ۳۸۳
تفسیر خازن	ج ۱ ص ۱۸۱
تفسیر زاد المسیر	ج ۱ ص ۲۲۳
تفسیر قرطبی	ج ۳ ص ۱۶۸
تفسیر صاوی	ج ۱ ص ۱۵۴
تفسیر البحر المحیط	ج ۲ ص ۴۱۹
تفسیر طبری	ج ۳ ص ۷۲۵
تفسیر بانی	ج ۱ ص ۱۷۱
تفسیر دمشقی	ج ۱ ص ۵۶۲ ج ۲ ص ۵۶۳

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے توشل و وسیلہ سے

گناہوں کی مغفرت اور توبہ قبول ہونے کا ثبوت

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَغُفِرَ لَهُمْ ذُنُوبُهُمْ وَاللَّهُ تَوَّابٌ رَحِيمٌ ۥ۵۰ مکر ۶۴

ترجمہ: اور اگر وہ کبھی اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے تو آجائے آپ کے پاس پھر مغفرت طلب کرے اللہ سے اور مغفرت طلب کرتا ان کے لئے رسول تو ضرور پائے اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا ہے حد درجہ فرمانے والا (ترجمہ البیان)۔

اس آیت کے تحت تفسیر روح المعانی میں ہے ۹۲/۵ (جساء وَكَ) غلّیٰ آتو ظالمیہم بلا ریب مَقْشُوبِینَ یَكْفُ قَاتِلِینَ عَنْ جَنَّا نَیْهِمْ غَیْرُ جَامِعِیْنِ، حَشْفًا وَ مَسْوَءَ تَجَلِیْدٍ بِأَعْمَدٍ وَ هُمْ الْفَاجِلُ وَ الْبَیْضَاتُ الْعَاجِزَةُ۔ یعنی اسے محبوب آئیں آپ کے پاس اپنے ظلم سے نور ابد بلا تاخیر آپ سے توشل کرتے ہوئے اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہوئے توبہ قبول کرتے ہوئے ردی بخود میں اور کم ناپ اپنے عذر باطل اور جھوٹی قسموں کے ساتھ۔

یہ توشل بالقرآن بالتوسل مندرجہ ذیل تفاسیر میں بھی اس آیت کے تحت اپنی اپنی عبارات کے ساتھ موجود ہے

تفسیر کبیر ۳۰/۱ تفسیر روح المعانی ۹۲/۵ تفسیر خازن ۱۸۵/۱

تفسیر ابن کثیر ۹۹/۱ تفسیر قرطبی ۸۵/۵ تفسیر الکشاف ۱۷۱/۱

روح البیان ۲۳۵/۱ البحر المحیط ۳۳۳/۱ تفسیر المنار ۱۹۲/۱

اللہ تعالیٰ کے نیک بندے ہمیشہ مقررین الہی  
کا توکل بارگاہ الہی میں پیش کرتے رہے

أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ ذِيهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَتَّخِذُونَ عُذَّةَ اللَّهِ ۖ ط ۷/۱۷

ترجمہ: وہ (نیک بندے) جنہیں یہ کہہ کر پوجتے ہیں خود ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ تلاش کرتے ہیں کہ ان میں کون زیادہ مقرب ہے اور اس کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں (البیان)

اس آیت کے تحت تفسیر روح المعانی ۱۲۸/۱۵ میں ہے۔

يُبْتَغُونَ إِلَهُهُمْ أَقْرَبُ فَيَتَوَسَّلُونَ بِهِ .

یعنی اللہ کے نیک بندے خود سمجھتے ہیں کہ اللہ کے نیک بندوں میں سے اللہ سے کتنا اقرب کہلا سکتا ہے تاکہ وہ اس کا توسل حاصل کرے اس کا بارگاہ میں پیش کرے تفسیر مظہری ۲۶۶/۵ کی آیات کے تحت لکھتے ہیں کہ  
مَنْعَنَاهُ يَطْلُبُونَ إِلَهُهُمْ أَقْرَبُ إِلَى اللَّهِ فَيَتَوَسَّلُونَ بِهِ .

یعنی اس کا معنی یہ بنا کہ وہ اللہ کے نیک بندے اس تلاش میں رہتے ہیں کہ ان میں اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب کون ہے تاکہ اس کا توسل وسیلہ پیش کریں۔

اس مذکورہ آیت کے تحت مندرجہ ذیل تفاسیر میں بھی یہی ثبوت توکل موجود ہے

تفسیر روح المعانی ۱۲۷/۱۵

تفسیر روح البیان ۷۴/۵

تفسیر مظہری ۲۹۶/۵

تفسیر خازن ۱۳۳/۳۶۱۲۳

تفسیر قرطبی ۱۸۱/۱۰

تفسیر الکشاف ۶۴/۳

تفسیر طبری ۲۳/۱۵

تفسیر ربیع ۱۰۰/۳

تفسیر بیضاوی ۵۷۴/۱

تفسیر زاد المسیر ۳۸/۵

تفسیر درمنثور ۲۳۳/۲

## اہل ایمان کیلئے بندگانِ الہی کا وسیلہ و توسل

### اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرنا ضروری ہے

وَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَاذْكُرُوا يَوْمَ أَنْزَلَ الْحَقَّ عَلَى قَوْمِهِمْ وَلَهُمْ فِي ذَلِكَ لَذِكْرٌ لَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالْحَقِّ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ إِلَهُكُمْ فَقُلْ أَصْحَابُ الْحَقِّ أَكْبَرُ مِنَ الْكَافِرِينَ ۝ ۲۵/۳۸

ترجمہ: اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ ان (سب سے) ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو تم پر ہمارا رسول بھیجا جائے۔ جنہیں تم نہیں جانتے پھر بھیجے جائے تمہیں (بھی) بے خبری میں ان کی طرف سے کوئی ضرر (تو ہم اسی وقت تمہیں ان کی اجازت دے دیتے) اس لیے کہ اللہ جسے چاہے اپنی رحمت میں داخل کر دے۔ اگر وہ ایمان والے ہوں اسے نکل جاتے تو ان (اہل مکہ) میں سے جو کافر تھے ہم انہیں دردناک عذاب دیتے۔ (ترجمہ البیان)

اس آیت کے تحت تفسیر روح البیان میں علامہ اسماعیل حلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

أَشْطَرُ كَيْفَ شَفَقَهُ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرِّ  
أَيُّ وَيَرْضَوْنَ بَيْنَهُ وَكَتَبَتْ يَدْفَعُ بَيْنَهُمُ الْفِتْنَةَ عَنْ غَيْرِهِمْ لَعَلَّ الْمُؤْمِنِينَ  
مُرَاغِبَاتِهِمْ فِي خِيَمَةِ الزَّمَانِ وَالتَّوَسُّلِ بِهِمْ إِلَى اللَّهِ الْغَنَانِ لِقَائِهِمْ وَسَائِلِ اللَّهِ  
الْحَقِيقَةِ

ترجمہ: یعنی دیکھ اللہ تعالیٰ کی ان مومنوں پر کتنی شفقت و رحمت ہے جو غلوک اللہ کی دیکھا اور سکھ میں دل سے نکل کر آتے ہیں اور اس کی بلاؤں و مصیبت پر راضی رہتے ہیں۔ اگرچہ تو کس طرح ان کی برکت سے غمزدگی کی بلائیں ناک ہے تو اہل ایمان کیلئے ہر وقت ان بندگانِ الہی کی رعایت بھی ضروری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کا وسیلہ و توسل پیش کرنا بھی ضروری ہے کیونکہ وہی وہ حقیقت اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ہیں۔

اس آیت کے تحت مندرجہ ذیل تفاسیر میں بھی یہ مضمون توکل موجود ہے۔

تفسیر روح البیان ۲۹/۹۷۶۸/۹

تفسیر خازن ۱۷/۳

تفسیر الکشاف ۳۳۳/۳

تفسیر طبری ۱۸۸/۲۶

تفسیر ربیع ۱۸۳/۳

تفسیر مراغی ۱۱۱/۳۶

تفسیر درمنثور ۷۶/۶

اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کے وسیلہ تو تسل

سے پورے قبیلوں کو محفوظ فرماتا ہے

وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا  
كَنْزَهُمَا ۚ ۸۲/۱۸

ترجمہ: اور ان کا باپ نیک تھا تو آپ کے رب نے ارادہ فرمایا کہ وہ دونوں اپنی جمالی کو پہنچیں اور  
اپنا خزانہ نکالیں۔ (ترجمہ البیان)

اس آیت کے تحت تفسیر روح المعانی ۱۶/۳۴۷ ہے کہ

فِي الْآيَةِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ صَلَاحَ الْآبَاءِ يُؤَيِّدُ الْمَعْنَايَةَ بِالْإِنْبَاءِ.

یعنی اس آیت کی صراحت اس بات پر دلالت ہے کہ نیک ماں باپ کی نیکی کا نذرہ ان کی اولاد کو  
اولاد کو پہنچاتا ہے۔

۲۔ اسی صفحہ پر فرماتے ہیں کہ حضرت دجھب سے مروی ہے کہ

قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُحْفَظُ بِاتِّعَادِ الصَّالِحِ الْقَبِيلِ مِنَ النَّاسِ.

فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندے کے وسیلہ جلیلہ مدد سے لوگوں کے پورے  
قبیلوں کو محفوظ فرماتا ہے۔

اور تفسیر مظہری ۱۶/۳۴۷ پر اسی آیت کے تحت نقل فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن عکدر فرماتے ہیں

إِنَّ اللَّهَ يُحْفَظُ بِصَلَاحِ الْقَبِيلِ وَلِذَلِكَ وَلَّوْا لَهُ وَعِزَّتْ بِهِ وَعَشِيرَتُهُ وَأَهْلِي

ذُرِّيَّتِهِ خَوْفَهُ لِيُنْفِذَ إِلَيْهِ مَا دَامَ فِيهِمْ.

یعنی جبکہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندے کی نیکی کے مدد سے اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد اور  
اس کے کنبے اور قبیلے اور اس کے ارد گرد کے گھروالوں کی حفاظت فرماتا ہے۔ جب تک وہ ان  
میں رہتا ہے سب اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں محفوظ رہتے ہیں۔

آگے فرماتے ہیں۔

وَلِيْلِي الْآيَةِ ذَلِيلٌ "عَلَى اللَّهِ حَقِّي" عَلَى الْمُؤْمِنِينَ الشَّعْبِي وَالرَّعَايَةُ لِلذِّبَابِ

الضَّلَحَاءِ مَا لَمْ يَنْصُرُوا مِنْهُمْ طُعْنَانٌ وَكُفْرٌ"

یعنی اس آیت میں واضح طور پر یہ دلیل ہے کہ اہل ایمان کا یہ حق بنتا ہے کہ حتی الامکان  
بزرگان دین کی اولاد کا ادب و احترام کیا جائے۔ جب تک کہ ان سے حدود دین سے تجاوز و  
کفر صادر نہ ہو۔

مندرجہ ذیل تقاسیر میں بھی یہ الفاظ سے عبارات موجود ہیں جو دیکھنے:

تفسیر روح المعانی ۱۶/۳۴۷ تفسیر روح البیان ۱۶/۳۴۷

مظہری ۱۶/۳۴۷ مآذون ۱۶/۳۴۷

قرطبی ۱۶/۳۴۷ انکشاف ۱۶/۳۴۷

الحمد لہ ۱۶/۳۴۷ الطبری ۱۶/۳۴۷

بخاری ۱۶/۳۴۷ اسرار ۱۶/۳۴۷ تفسیر ۱۶/۳۴۷



یوم عاشورہ کے توشل و وسیلہ سے قیدی کا

گرفتاری سے نجات یافتہ ہونا

وَإِذْ قُلْنَا بِكُمُ الْبَحْرُ فَأَنْجَيْنَاكُمْ وَأَغْرَقْنَا

الْفِرْعَوْنَ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ ۵۰/۲

ترجمہ: اور جب ہم نے تمہارے لیے دریا کو پیر دیا پھر تمہیں نجات دی

اور ہم نے فرعون و انوں کو غرق کر دیا اور تم دیکھ رہے تھے۔ (ترجمہ البیان)

تفسیر روح البیان ۱/۱۵۱ تحت آیت مذکورہ ایک واقعہ نقل فرمایا:

کہ عاشوراء کے دن کفار کا ایک قیدی قید سے فرار ہو گیا تو اس کو گرفتار کرنے کیلئے شہر سو اور روانہ

ہوئے جب اس نے سواروں کو پیچھے آنے دیکھا تو اسے نظین ہو گیا کباب میں گرفتار کر لیا

چارنگو آسمان کی طرف سر اٹھایا اور عرض کیا۔

اَللّٰهُمَّ بِخَقِّ هَذَا الْيَوْمِ الْخُسَارَاكَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُنَجِّبَنِي

وَمِنْهُمْ فَاَعْمَى اللّٰهُ اَنْضَارَهُمْ جَمِيعًا فَتَجْعَلَهَا اَلَا سَبِيْرٌ

یعنی اے اللہ اس مبارک دن (عاشوراء) کے توشل سے میں سوال کرتا ہوں اے

کہ تو مجھے ان سے نجات دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان تمام سواروں کو اندھا کر دیا

پس یہ قیدی نجات یافتہ ہو گیا۔

یوسف علیہ السلام کی قمیض کے وسیلہ و طفیل سے

یعقوب علیہ السلام کی نابینائی کے بعد بینائی،

ضعف کے بعد قوت، بڑھاپے کے بعد جوانی،

اور غمی کے بعد خوشی لوٹ آئی

اِذْهَبُوا بِقَمِيصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وُجُوْهِ اَيْمٰنٍ يَّابِتْ بَصِيْرًا (۹۳/۱۲)

ترجمہ: میرا یہ کرت لے جاؤ تو اسے میرے باپ کے چہرے پر ڈال دو

ان کی آنکھیں روشن ہو جائیں گی۔ (ترجمہ البیان)

اس آیت کے تحت تفسیر بنو ج ۱۲ ص ۳۷۷ میں ہے۔

فَعَادَ يَهْيَبًا بَعْدَ خَائِبَانَ اَعْمٰى وَعَادَتْ اَيْمٰنُ قُوْتُهُ بَعْدَ الضَّعْفِ

وَسَبَّأَهُ بَعْدَ الْهَزَمِ وَسُرُوْرَةٌ بَعْدَ الْخُزْنِ۔ (ترجمہ البیان)

یعنی چہرہ بے یقین علیہ السلام پر قمیض یوسف علیہ السلام ڈال لی اس قمیض کی برکت و وسیلہ سے

یعقوب علیہ السلام کی نابینائی کے بعد بینائی، ضعف کے بعد قوت، بڑھاپے کے بعد جوانی اور غمی

کے بعد خوشی لوٹ آئی۔

(تفسیر) جب اللہ تعالیٰ نے اپنے ان انبیاء و صلحاء کے اس لباس کے اندر جیسے یہ سب بات

فرماتے ہیں یہ برکات رکھی ہیں تو خود ان کا واسطہ مقدس میں کیا کیا برکات ہوگی؟

فَاغْتَبِرُوا يٰۤاُولٰٓئِیْ الْاٰیٰتِ

مختلف عبارات کے ساتھ یہی مسئلہ توشل زیر آیت مذکورہ مندرجہ تفاسیر کے اندر بھی موجود ہے ملاحظہ ہو۔

تفسیر کبیر

ج ۱۸/ص ۱۶۵

روح المعانی

ج ۱۳/ص ۶۷

روح البیان

۳۲۲/۳

منظہری

ج ۵/ص ۶۶

خازن

ج ۲/ص ۵۵۴

قرطبی

ج ۹/ص ۱۷۵

سادی

۱۹۴/۳

الکشاف

۵/ص ۸۸۳

البحر المحیط

۵/ص ۴۴۲

ابوی

۲/ص ۲۷۲

مرآئی

۱۳/ص ۳۶

جبریل علیہ السلام کی گھوڑی کے نقش قدم

کی مٹی کے توشل و وسیلہ سے سونے کے

پتھر سے کا بے جان پتلا چاند چھڑا بن گیا

قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا بِهِ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُولِ

قَبْلَ تِلْكَ وَهِيَ كَمَا لَكَ سَوَّلْتُ لِيْ تَقْبِیْیَ (۹۶/۲۰)

ترجمہ: اس نے کہا میں نے وہ چیز دیکھی جو دوسروں نے نہ دیکھی (مجھے گھوڑی پر سوار جبریل نظر

آئے) تو میں نے (جبریل) رسول (کی سواری) کے نقش قدم (کی مٹی) سے ایک ٹھکی بھری

پتھر میں سے اس کو (پتھر سے کے پتلے میں) ڈال دیا اور اسی طرح (یہ کام) میرے دل کو بھلا

محسوس ہوا۔ (البیان)

اس آیت کے تحت تفسیر طبری میں ج ۱۶/ص ۲۳۸ پر ہے کہ:

رَأَى السَّامِعِيُّ اَثَرَ قَوْسِ جِبْرِیْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاتَّخَذَ نَزْلًا مِّنْ اَثَرِ

خَالِفِهِ ثُمَّ اَقْبَلَ اِلَى النَّارِ فَقَلَعَهُ فِيْهَا وَقَالَ كُنْ عِجْلًا حَسَدًا لِّكَ خُورًا۔

حضرت ابن عباسؓ کی ایک روایت میں ہے کہ

قَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْهُ مِّنْ اَثَرِ جِبْرِیْلَ فَاَلْقَى الْقَبْضَةَ عَلٰی

تُحِبُّهُمْ فَضَارِعِجَالًا جَسَدًا لَّهُ خَوَارٍ ۝

ترجمہ: یعنی سامری نے جبرائیل کے گھوڑے کے نشان دیکھے تو اس کے گھروں کے نشان کی مٹی لے لی اور پھر جس آگ میں سوانا پڑا ہوا وہ مٹی اکٹھی ڈال دی اور کہا کہ تو بتل کی سی آواز نکالتا ہوں جسم پھڑپھڑا ہوا۔

اور حضرت ابن عباسؓ کی روایت میں ہے کہ حضرت جبرائیلؑ کے گھوڑے کے نقوش قدم کی مٹی میں سے ایک مٹی چھری ہوئی تو پھر یہ مٹی پھر مٹی ان زہر راست پر ڈال دی تو یہ جسم پھڑپھڑا ہوا گیا جو بتل کی سی آواز نکالتا تھا۔

اس آیت کے تحت ہی مندرجہ ذیل تفسیر میں بھی موجود ہے۔

روح البانی ج ۱ ص ۸۷

روح البیان ج ۱ ص ۳۶

صاوی ج ۱ ص ۸۸

طبری ج ۱ ص ۱۶۷ تا ۱۶۸ ج ۱ ص ۲۳۹

یعنی ج ۱ ص ۱۳۹۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُعاء پاک و صاف

ہونے کا وسیلہ عظمیٰ اور باعث تسکین ہے۔

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَضَلِّ عَنْهُمْ ۝

إِنْ ضَلُّوا تَكْ سَكُنْ ۝ اللَّهُمَّ (۱۰۳/۹)

ترجمہ: (اے محبوب) ان کے مال سے صدقہ لیجئے جس کے ذریعہ آپ انہیں پاک اور پاکیزہ کر دیں اور آپ جان کیلئے دعا فرمائیں بیشک آپ کی دعا ان کے لئے تسکین ہے۔

(ترجمہ البیان)

اس آیت کے تحت تفسیر خازن میں ہے (ج ۲ ص ۳۰۳)

خُذْ يَا مُحَمَّدُ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ فَلْيَك

الصَّدَقَةُ وَتُزَكِّيهِمْ أَنْتَ يَا

اے محمدؐ

تُطَهِّرُهُمْ أَنْتَ يَا مُحَمَّدُ بِاخْتِلَافِ مِنْهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ أَنْتَ

بِوَسِيلَةِ تِلْكَ الصَّدَقَةِ ۝

ترجمہ: یعنی اے محمدؐ ان کے مالوں سے صدقہ لیجئے یہ صدقہ انہیں پاک کر دے گا اور آپ اس کے وسیلہ سے انہیں پاکیزہ کر دیں گے اور آپ ہی اس صدقہ کے وسیلہ سے انہیں پاکیزہ کر دیں گے۔

اور اس آیت کے تحت تفسیر بغوی ج ۱ ص ۲۷۳ پر ہے۔

(تَحَدِّثُ مِنْ أَمْرِ إِلَهُمُ صَلَافَةُ نَطْقِهِمْ هُمْ) پنهان دُئو بیہم۔  
یعنی اللہ کے وہ بیان کے مال سے ذکر و تعجب جس کے ذریعے آپ انہیں  
ان کے گناہوں سے پاک کر دیں۔

اور تفسیر السار (ج ۱۱ ص ۱۹) پر ہے۔

فَالْمُطَهَّرُ هُنَا الرُّسُولُ وَالْمُطَهَّرُ بِهِ الصَّدَقَةُ  
یعنی یہاں پاک فرمانے والے حضرت رسول کریم ﷺ ہیں اور  
جس سے پاک کرتے ہیں وہ صدقہ ہے۔

اور سندرجہ تفسیر میں بھی یہ تفاوت الفاظ موجود ہے۔ دیکھئے۔

ج ۱۱ ص ۱۶۷

ج ۱۱ ص ۲۱ تا ج ۱۱ ص ۲۲

ج ۱۱ ص ۵۸

ج ۱۲ ص ۴۳

ج ۱۸ ص ۱۸۷

ج ۶۹ تا ج ۱۰ ص ۷۰

ج ۱۲ ص ۲۷

ج ۱۱ ص ۲۶

ج ۱۱ ص ۱۷

تفسیر کبیر

تفسیر روح المعانی

تفسیر روح البیان

تفسیر خازن

تفسیر قرطبی

تفسیر صمدی

تفسیر ابن کثیر

تفسیر السار

تفسیر سراجی

حضرت مریم کے گریبان میں نفع کا ظاہری  
سبب اور وسیلہ جبریل علیہ السلام ہیں  
جس سے عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے

قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا ۱۹/۱۹۰  
ترجمہ: (جبریل نے) کہا (اے مریم) اس کے سوا کچھ نہیں کہ میں تمہارے رب کا بھیجا ہوا ہوں  
تاکہ تمہیں پاک بیٹا دوں (البیان)  
اس آیت کے تحت تفسیر مظہری ج ۱ ص ۱۶ پر ہے۔

أَنَسْتَدْعِي الْفِعْلَ إِلَى نَفْسِهِ مَجَازًا لِكُنْ بِهِ سَبَبًا ظَاهِرًا بِالنَّفْعِ فِي الدَّرَجَةِ وَتَجَوُّزُ  
أَنْ يَكُونُ حِكَايَةً لِقَوْلِهِ تَعَالَى تَقَابُرُهُ أَوْ سَلْبِي وَرُبَّكَ إِلَيْكَ يَقُولُ أَرْسَلْتُ  
رَسُولِي إِلَيْكَ لِأَهَبَ لَكِ بِرَسُولِي كَسْبِهِ النَّفْعَ فِي ذَرْبِكَ۔

یعنی جبریل علیہ السلام نے اس فعل کی نسبت اپنی طرف کی کیونکہ گریبان حضرت مریم میں اس کا  
ظاہری سبب اور وسیلہ کی قرار دی گئی ہو سکتا ہے کہ جبریل علیہ السلام نے اس کو اس کی تقدیر پر  
کہ مجھ سے آپ کے رب نے آپ کی طرف بھیجا ہے اور وہ کہتا ہے کہ آپ کی طرف میں نے اپنا رسول بھیجا  
ہے تاکہ میں آپ کو بیٹا دوں آپ کے گریبان میں اس کے پھونک کے وسیلہ سے۔

اس آیت کے تحت، یہی مضمون یہ تفاوت الفاظ سندرجہ تفسیر میں بھی ہے۔

مظہری ج ۱ ص ۱۶ تفسیر الکشاف ج ۱ ص ۱۳ تفسیر البحر المحیط ج ۱ ص ۱۶ ص ۲۲۸ سراجی ج ۱ ص ۱۶ ص ۲۱

اولیاء اللہ کی ذوات مقدسہ سرایا بابرکت ہوتی ہیں اور ان کے  
مزارات منبع برکات ہوتے ہیں ان کے وسیلہ سے ان کے مزارات

پر دعا قبول ہوتی ہے اور برکت حاصل ہوتی ہے۔

فَالَّذِينَ غَلَبُوا عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ لَنَنْجِذَهُمْ مُسْجِدًا ۝ ۳۱/۱۸۵

ترجمہ ان لوگوں نے کہا جو اپنے کام پر غالب رہے تم ہے ہم

ان کے پاس ضرور مسجد مانگیں گے۔

اس آیت کے تحت تفسیر روح البیان ج ۲۳/۱۵ میں ہے کہ:

أَيُّ النَّاسِ عَلَىٰ بَابِ كُفُوبِهِمْ مَسْجِدًا يُصَلِّي فِيهِ الْمُسْلِمُونَ

وَيَتَبَرَّكُونَ بِمَسْجِدِهِمْ.

ترجمہ: یعنی ہم ضرور ان کا عمار کے دروازے پر مسجد بنائیں گے کہ مسلمان اس میں نماز پڑھیں  
گے اور ان کی اس جگہ و مقام سے برکت حاصل کریں گے۔

اور حضرت علامہ شاہ اللہ پانی پنیؒ تفسیر مظہری ج ۳۶۹/۱۵ فرماتے ہیں کہ

هَذِهِ آيَةٌ تَنْذِرُ عَلَىٰ جَوَابِ بَنَاءِ الْمَسْجِدِ يُصَلِّي فِيهِ عِنْدَ مَقَابِرِ أَوْلِيَاءِ اللَّهِ  
فَصَلَاةُ الشُّرُكِ بِهِمْ ۝

ترجمہ: یہ آیت یہ بتاتی ہے کہ اولیاء کرام کے مزارات کے قریب نماز پڑھنے اور ان سے تبرک

حاصل کرنے کیلئے مسجد بنانا جائز ہے۔

اس مذکورہ آیت کے تحت جیسا کہ

تفسیر روح البیان ج ۲۳/۱۵

اور تفسیر مظہری ج ۳۶۹/۱۵ میں ہے

تفسیر الکشاف ص ۶۸۲

اور تفسیر المعانی ج ۱۵/۳۰۰ پر ہے۔

ملاحظہ: ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول بندوں کے مزارات و مقابر کے قریب مسجد بنانا اور ان مساجد

میں نماز فقط اس وجہ سے پڑھنا کہ یہ مسجد اللہ تعالیٰ کے ولی کے قرب کی وجہ سے بابرکت ہے چاروں یہاں

نماز پڑھنے سے ہمیں خداوند تعالیٰ کی رحمت و برکت زیادہ نصیب ہوگی کیونکہ اس خطہ زمین پر اللہ

تعالیٰ کے ولی کا سید اطہر ہے جو رایا مبارک ہے جب ہم وہی زمین کے خطہ کو اس بابرکت کر دیا

اور اس کے قریب مسجد بنائی جائے گا گھر ہے جس کے بنانے سے جنت میں گاہ بناتا ہے ہمیں اس برکت

پہنچے جس کے حصول کیلئے وہاں نماز پڑھنا زیادہ ثواب کا باعث ہے چنانچہ خود ولی کیوکر بابرکت نہ ہوگا اور

اس کے بعد سے لاشل کیسے جائز نہ ہوگا۔

عظمت مصطفیٰ ﷺ کے قیل و سیل سے

کفار بھی عذاب سے محفوظ

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ

اس آیت کے تحت تفسیر کبیر میں ج ۵ ص ۱۳۷ پر ہے۔

إِنَّ مُحَمَّدًا عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا ذَاكَ يَكُونُ حَاجِرًا مَعَهُمْ فَإِنَّهُ

تَعَالَى لَا يَفْعَلُ بِهِمْ ذَٰلِكَ نَعْظِيْمًا لَهُ

ترجمہ: یعنی یہ کہ جب تک حضور ﷺ کا وجود باوجود ان کے ساتھ موجود ہے

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کی عظمت کے پیش نظر ان کے اگلے ہوئے عذاب کا معاملہ نہیں کرے گا۔

نتیجہ: جب کفار جو خود عذاب چاہ رہے تھے۔ جب حضور ﷺ کی عظمت کے قیل و سیل ان پر اللہ تعالیٰ عذاب نہیں بھیجتا اور وہ عذاب سے محفوظ رہتے ہیں مسلمان حضور ﷺ کے قوسل سے کیونکہ محفوظ رہتے ہو گا کلمہ کس لہر ج ان سے قوسل حاصل کرنا چاہو تو ہوگا؟

مفسرین تفسیر میں بھی یہی بات اتفاقاً موجود ہے۔ دیکھئے۔

۱۲۷/۱۵

تفسیر کبیر

۵۵/۱۳ ۵۵/۱۳

تفسیر مظہری

ج ۳ ص ۸۸

تفسیر خازن

۳۰۲/۲

تفسیر ابن کثیر

۲۹/۸

تفسیر قرطبی

۱۵/۳

تفسیر صاوی

۲۷۹/۹

تفسیر طبری

۲۱۰/۲

تفسیر الکشاف

۳۹۹/۳

تفسیر البحر المحیط

۲۶۷/۲

تفسیر ربیع

۵۴۷/۹

تفسیر المنار

۲۰۲/۹

تفسیر سراج

۳۲۸/۳

تفسیر روضہ

## موسیٰ کی دعا کا وسیلہ و توسل

وَإِذْ قُلْتُمْ يٰمُوسٰى اِنِّىْ نَصَبْتُ عَلٰى طَعَامِ وَّاجِدٍ لِّمَا رَزَقْنَاكَ  
نُخْرٰجًا لِّمَا يَمَسُّكَ الْاَرْضُ مِنْ مَّ يَبْقٰىهَا الصَّخْرَ الْاَيَةِ

ترجمہ: اور جب تم نے کہا اے موسیٰ ہم سے ایک کھانے پر ہرگز مبر نہ دوگا۔ تو ہمارے لئے اپنے  
سب سے دعا کیجئے (کہ وہ) (میں) صلی کی بجائے (ہمارے لئے) زمین سے اگنے والی چیزیں پیدا  
کرنے زمین کی بھری (زرکاری) الخ (ترجمہ البیان)  
اس آیت کے تحت تفسیر روح المعانی ۱/۱۱۷ پر ہے کہ:

وَمَا سَأَلُوْهُنَّ مُوسٰى اِنْ يُّدْعُوْهُمُ لَآئِىْ دُعَاۃِ الْاَنْبِيَآءِ  
عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لِقُرْبٍ اِلٰى مَجٰلِیْتٍ مِنْ دُعَاۃِ غَيْرِهِمْ

ترجمہ

یعنی اور انہوں نے موسیٰ سے اپنے لئے دعا کی درخواست اس لئے کی کہ وہ جانتے تھے کہ انبیاء علیہم  
الصلوة والسلام کی دعا دوسروں کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کی مقبولیت کے زیادہ قریب ہوتی ہے۔  
اور اسی طرح تفسیر البحر المحیط ج ۳ ص ۹۱ پر موجود ہے۔

## حضرت شعیب علیہ السلام کو انبیاء کے توسل

سے پہنچائی اور قوتِ حیوانی عطا ہوئی

فَلَمَّا قَضٰى مُوسٰى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاهْلٰیۃٍ ۲۸/۲۹۰

ترجمہ

پھر جب موسیٰ نے (ایا رہہ کی) میدان پوری کر دی اور اپنی اہلیہ کے ساتھ  
ردائہ ہوئے۔

اس آیت کے تحت تفسیر روح البیان (ج ۱ ص ۱۲۷)

علامہ اسحاق حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب موسیٰ علیہ السلام ہماری چھانے کی  
دست پوری کر چکے آپ نے وطن واپسی کا ارادہ فرمایا تو حضرت شعیب علیہ السلام پڑے اور فرمایا  
یٰمُوسٰى کَیْفَ تَخْرُجُ عَنِّیْ وَ لَقَدْ ضَعُفْتُ وَ کُنْتُ فَقَالَ لَهُ لَقَدْ طَلْتُ غَنَیْنِیْ  
عَنْ اَبِیْیَ وَ خَالَتِیْ وَ هَارُوْنَ اَبِیْیَ وَ اَخِیْیَ فِیْ مَمْلَکَۃٍ فِرْعَوْنَ فَقَامَ شُعَیْبُ وَ  
بَسَطَ یَدَیْہِ وَ قَالَ یَا رَبِّ بَعِزْمَۃَ اِبْرٰہِیْمَ الْخَلِیْلِ وَ اِسْمَاعِیْلَ الصَّبِیِّ وَ اِسْحٰقَ  
السَّبِیْحِ وَ یَعْقُوْبَ الْکَظِیْمِ وَ یُوْسُفَ الصَّبِیْنِیِّ وَ ذُوْلَیْقَیْ وَ نَصْرٰی فَلَمَّحَ مُوسٰى  
عَلٰی دُعَاۃِہِ فَرَزَقَ اللّٰہُ عَلَیْہِ بَصَرًا وَ قُوَّتًا۔

ترجمہ

اے موسیٰ! اس حالت میں آپ میرے پاس سے کس طرح چارہ پہنچا دیں گے۔ حال یہ ہے کہ میں انجالی کفر دار اور یوں سا ہو گیا ہوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ سے کہا کہ مجھے اپنی ماں اور خاندان اور بھائی بھائیوں اور بہن سے عائب ہوئے کافی مدت ہو چکی ہے۔

ہے جبکہ وہ (دشمن خدا) (فرعون) کی سلطنت میں ہیں۔ تو حضرت شعیب علیہ السلام کھڑے ہوئے اور اپنے دونوں ہاتھ دعا کیلئے اللہ تعالیٰ کے سامنے پھیلائے اور عرض گزار ہوئے۔ اے میرے پروردگار! ابراہیم خلیل واسحاق ایل منی واسحاق ذبیح و یعقوب کظیم و یوسف صدیق علیہم

الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ جلیلہ و شریف سے میری قربت جوانی و بیعتی کو لا دے پس موسیٰ علیہ السلام نے آپ کی دعا پر آمین کہا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی قربت جوانی و بیعتی واپس لوٹا دی۔

نتیجہ

ثابت ہوا کہ توشل اتنیاء و اولیاء سے موعود قبول ہوتی ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مقبولان خدا کا توشل سنت و طریقت انبیاء ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ توشل و وسیلہ کا منکر و مخالف انبیاء و اولیاء کا مخالف ہے۔

عصر اور عشاء کی چار رکعت سنت کے

وسیلہ اور توشل سے قسط سالی سے نجات

وَاِذْ اَسْتَفْتٰی مُوسٰی بِقَوْلِهِ قُلْنَا اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ نَضْرَةً فَلَعَلَّہُمْ کُلُّ اَنْسَابٍ مُّشْرَکٍہُمْ کُلُّوْا وَاَشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَنْفَكُوْا عَنْ اَرْضِ الْمَغْرِبِیْنِ ۚ ۲۵/۶

ترجمہ

اور جب پانی طلب کیا موسیٰ نے اپنی عصا سے فرمایا پنا عشاء اس پتھر پر مار تو اس سے بارہ خوشے جاری ہو گئے۔ جبکہ ہر گروہ نے پانی پینے کی اپنی جگہ کو پہچان لیا۔ لکھا تو اور یہ اللہ کے رزق سے اور پھر زمین میں فساد کرتے ہوئے۔ (الہیان)

مذکورہ بالا آیت کے تحت تفسیر روح البیان ج ۱/۱۵۰ پر شیخ باقادر آفندی کا قول نقل فرمایا کہ سائیک کی ترقی سنی مصلحتی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مدامت کرنے سے ہوتی ہے۔ اس کے ضمن میں ایک واقعہ بیان فرمایا کہ ایک سال حجاج کے زمانہ میں بارش بند ہو گئی۔ لوگ کئی بار غار استشفاء پڑھ چکے۔ لیکن کچھ نہ ہوا۔ آنسو کئی ذریعہ سے کہا گیا کہ اگر وہ شخص دعا کرے جسکی عصر و شام کی پہلی چار رکعت سنت کبھی شک نہ ہوئی ہوں تو بارش ہو جائیگی۔ درندہ اگر چالیس سال بھی دعا مانگتے رہے تب بھی بارش نہیں ہوئی۔

ایسی عادت کا انسان بہت تلاش کیا گیا لیکن نہ شام نہ آفر حجاج نے ظاہر کیا کہ مجھ سے کبھی یہ



سُنیں کہ کس نے ہو گیا اس نے دعا مانگی تو فوراً بارش شروع ہو گئی۔

تنبیہ

قریب سب سنت رسول ﷺ کی برکت تھی جسکے فوسل سے بارش ہوتی حالانکہ حجاج کتابیذا عالم تھا۔ جب ظالم کی دعائیں اللہ سنتوں کی ادائیگی کی برکت سے اور فوسل سے یا اثر ہے تو ٹیکہ کار کی دعائیں کتنا اثر ہو گی۔ جسکے متعلق فقیر روح البیان ج ۱ ص ۱۵۸۱ میں اسی کے آگے ہے۔

أَنْ يُجْعَلَ صَلَواتُ النَّاسِ وَبَسِيْلَةُ وَضِيْعًا.

یعنی لوگوں میں سے ٹیکوں کو اپنی دعائیں

وسیلہ اسفار کی بنایا جائے تاکہ فوراً دعا قبول ہو۔

علامہ ربوی فرماتے ہیں!

مگر ہماری تو دوم خوش وودعا

روو دعا ستواہ اتر احوال صفا

یعنی اگر تیری دعائیں اتر نہیں تو ان پاک باندوں سے دعا کر جن کی دعائیں اثر ہے۔

ملک الموت روح قبض کرنے کا وسیلہ ہے

قُلْ يَتُوبُ لَكُمْ مَلِكُ الْمَوْتِ الَّذِي يُجَلِّ بِكُمْ ثُمَّ إِلَيَّ دِيْكُمُزْ جَنُوزْ ۱۱/۳۲۵

ترجمہ

فرما دیجئے تمہیں موت کا فرشتہ وفات دیتا ہے جو تم پر مقرر کیا گیا

پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹاؤ گے جاؤ گے۔ (ترجمہ البیان)

اس آیت کے تحت علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فقیر روح البیان ج ۱ ص ۱۱۵ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

لَا تَقْلَعُ لِكُنِّي لِعَمَلِي حَقِيْقَةُ وَالْقَابِضُ لَا رَوْاحَ جَمِيْعِ الْعَالَمِيْنَ

هُوَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَآَنَّ مَلِكُ الْمَوْتِ وَأَعُوْذُكَ وَسَابِقُ ۵

یعنی تمام مخلوق کی رودوں کو قبض کرنے والا اور ہر فعل کا فاعل حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

اور دیکھ ملک الموت اور اسکے معاون تو زمین میں راستے ہیں۔

اور اسی طرح فقیر مظہری ج ۱ ص ۲۷۷ پر ہے۔

## اصحاب کہف کے اسماء کا توسل

سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَالْآيَةُ ۚ ۲۲/۱۸

اس کے تحت تفسیر صاوی طی الجلالین ج ۳ ص ۹ اور تفسیر روح المعانی ج ۱۵ ص ۲۲۷ میں ہے کہ اصحاب کہف کے اسماء کے وسیلے کی یہ خاصیت ہے کہ انسان آگ، غریق، یعنی حرق، غرق، ہرق، جہنم، نظر بردہ سے برقی ہرگی اور بھاگی وغیرہ سے محفوظ رہتا ہے۔ علامہ محمود الوری رحمۃ اللہ فرماتے ہیں

وَأَمَّا أُعْلَىٰ هَذَا مِنْ خَوَاصِّ اسْمِهِمْ فَإِنَّهُ ضَمِيحٌ مُّعْجَزٌ. روح المعانی ج ۱۵ ص ۲۲۷  
یعنی کہ میرا اس کو ان کے اسماء کے خاصوں میں سے شمار کرتا ہوں۔ اور یہ بات صحیح ہے اور تحریر شدہ ہے۔  
حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ  
اصحاب کہف کے اسماء کا توسل سے آدمی پانی میں ڈوبے، جلے، اور غارت گری، اور چوری سے  
محفوظ رہا اس میں رہتا ہے۔ ان کے نام لے کر یوں دعا کرے۔

اَللّٰهُمَّ بِسُحْرَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ كَسْتُمْ فَوْطَطُ اَدْرُ فُطُوْنَسْ كَسْتَا فُطُوْنَسْ  
نَبُوْنَسْ فُوَانِسْ يُوْسُ وَ كَلْبِيْهُمْ بِطَهْرٍ وَعَلَى اللّٰهِ فَضْلُ السَّبِيْلِ وَوَنُفْهَا جَائِزٌ.  
اور طبیب احمد رضا خاں ربیوی رحمۃ اللہ علیہ نے ذی رضویہ ص ۱۳۶ پر فرماتے ہیں کہ اسماء چوبان خدا علیہم  
الرحمۃ والثناء سے توسل کے ایک بہاؤ ہے اور وہ مذہب ہے تقریر طبری پھر شرح مہدیب لدیہ العلامۃ الزرقانی

ج ۱ ص ۲۲۹ میں ہے اَلَا تُحِبُّ فَمَسَاءَ اَكْلِ الْكُفْرِ فِيْ ذُنُوْبِيْ وَالْقِيَّ لِيْ الدِّيَّ اَخْلَفْتِ  
ترجمہ: یعنی جب اصحاب کہف کے نام لے کر آگ میں ڈال دیے جائیں تو آگ بجھ جاتی ہے۔

(فتاویٰ اعظمی ص ۱۵۵)

## توسل کا ثبوت

احادیث کی روشنی میں

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنے اور دیگر انبیاء علیہم السلام کے توشل سے دعا فرمانا توشل کا عمل ثبوت ہے۔

حدیث

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَقَامَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أُسْدٍ بِنْتُ هَانِئِ بْنِ أَبِي عَالِيٍّ بَنِي أَبِي طَالِبٍ دَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهَا فَقَالَ "يُرِيخُكَ اللَّهُ" فَإِنَّكَ تَحْتَبِئُ أَهْنَى بَعْدَ أَهْنَى فَجَوَّعِينَ وَتَشَبَّهْتَنِي وَتَقْرَبِينَ وَتَكْسِبِي وَتَمْنَعِينَ نَفْسَكَ طَلِبَ الطَّعَامِ وَتَطْعَمِيَنِي تَرِيدِينَ بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ وَالْمَنَارَ الْأَجْرَةَ ثُمَّ أَمَرَنِي تَغْسِلُ قَلَامًا فَلَمَّا بَلَغَ الْمَاءَ الَّذِي فِيهِ الْكَافُورُ سَكَنَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ، ثُمَّ خَلَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَوَضَعَهُ وَأَتَسَّهَا بِإِذْنِهِ وَكَفَّنَهَا فَوَقَفَ، ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَسْأَلُهُ بَيْنَ رَأْسِي وَرَأْسِ الْيَتِيمِ الْأَنْصَارِيِّ وَغُسَّ رَأْسِي الْخَطَّابِ وَغَلَا مَا أَسْوَدَ يَخْفِرُونَ قَبْرَهَا، فَلَمَّا بَلَغُوا اللَّحْدَ خَضَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاضْطَجَعَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ: "الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُخَيِّبُ وَيُجَيِّبُ وَهُوَ خَيْرٌ" لَا يَمُوتُ إِلَّا بِمَوْتِ لَأَبِي فَاطِمَةَ بِنْتُ أُسْدٍ وَلَقِيَهَا حُجَّتُهَا، وَأَوْسَعَ عَلَيْهَا مَدَّ خَلْقًا بِحَقِّ نَبِيِّكَ وَالْأَنْبِيَاءِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِي فَإِنَّكَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝

ترجمہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب فاطمہ بنت اسد بن ہاشم (والدہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا انتقال ہوا تو حضور ﷺ نے شریف لائے اور ان کے سر کے پاس بیٹھ کر فرمایا: اللہ آپ پر رحم کرے۔ بیشک آپ میری ماں کے بعد میری ماں تھیں، آپ خود جوگی دیتیں اور مجھے حکم میر کر تھیں، اور آپ کو پیش اور پیچھے کچھ کچھ پڑے پہنا تھیں اور آپ خود اچھے اچھے کھانے پکھانے لادے مجھے کھلاتی تھیں، اس سے آپ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا اور آخرت کا گھر تھا۔

پھر حضور ﷺ نے حکم فرمایا کہ ان کو تین تین مرتبہ غسل دیا جائے پھر جب کافور کا پانی آپ کے پاس پہنچا تو نبی کریم ﷺ نے وہ پانی انہیں کر کے ہاتھوں میں لیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنی قمیض اتاری اور وہ قمیض انہیں پہنا دی اور اپنی چادر کا ایک کونہ اوپر کھینچ کر بنایا۔ پھر حضور ﷺ نے اسامہ بن زید اور ابویوب انصاری، عمر بن خطاب اور ایک حبشی غلام کو بلوایا کہ وہ ان کی قبر کھودیں۔ جب قبر کھودے ہوئے وہ وہاں تک پہنچے جہاں رسول اللہ ﷺ نے خود قبر کھودی پھر اس میں لٹ گئے!

پھر فرمایا:

سب تعریف اللہ کیلئے ہے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ خود زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا (اے اللہ) میری ماں فاطمہ بنت اسد کو بخش دے اور اس کو اس کی بخت (خیر میں گنیرینا کے سوا لائق کا جواب) خوب سمجھا دے۔ اور اس کی قبر کو سفید کر دے۔ اسے نبی (محمد ﷺ) کے توشل اور ان شیوں کے



حضور اللہ سے دعا کریں کہ مجھے آمادہ دے۔ آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو تیرے لیے دعا کو مؤخر کر دوں جو تیرے لیے بہتر ہے اور اگر تو چاہے تو دعا کر دوں۔ وہ بولا حضور رب سے دعا کر دیں۔ آپ ﷺ نے اسے اچھی طرح وضو کر کے اور رکعت نماز پڑھنے اور یہ دعا مانگنے کا حکم دیا۔ اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں اور تیری طرف رجعت والے نبی حضرت محمد ﷺ کے توشل سے مستوجب ہوتا ہوں۔ یا رسول اللہ میں نے آپ کے توشل سے اپنے رب کی طرف اس حاجت میں توجہ کی ہے تاکہ پوری ہو۔ اے انسان کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔

ابن مندہ رحمہ اللہ نے کتب میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔

ترمذی ج ۲ ص ۱۹۸

ابن ماجہ ص ۱۰۰

مسند احمد ج ۲ ص ۲۱۹

مسند امام احمد ج ۲ ص ۱۷۰

مسند رک حاکم ج ۱ ص ۷۸ تا ج ۲ ص ۷۸

ابن خثیر ج ۲ ص ۲۳ تا ج ۳ ص ۷۳

اسنن الکبریٰ لسانی ج ۶ ص ۱۶۹

کنز العمال ج ۳ ص ۱۸۱

ابن عساکر

ج ۲ ص ۶۲

اصح الجامع الصغیر

ج ۲ ص ۱۷۳

اصح الجامع الصغیر

ج ۱ ص ۱۸۳

مراقات شرح مشکوٰۃ

ج ۵ ص ۴۰۲

زرقاتی

ج ۱ ص ۲۱۹ تا ج ۲ ص ۲۲۳

جماعہ زنجبار

ج ۳ ص ۱۷۷

دخار اورفا

ج ۲ ص ۱۳۷

حصن حصین اردو

ص ۱۹۵

## حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے توشل سے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہونا

ملاحظہ ہو حدیث

«عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَمَّا افْتَرَقَ آدَمُ الْمَخْلُوقَةَ قَالَ يَا رَبِّ اسْتَنْكَبَ بِخَطِيئَتِي مُحَمَّدٌ لَمَّا غَفَرْتُ لِي» فَقَالَ اللَّهُ يَا آدَمُ وَكَيْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا وَلَمْ أُخْلُقْ؟ قَالَ : يَا رَبِّ لِأَنَّكَ لَمَّا خَلَقْتَنِي بِيَدِكَ وَنَفَخْتَ فِيَّ مِنْ رُوحِكَ وَكَلَّمْتَ وَأَسْمَيْتَ فَرَأَيْتَ عَلَيَّ قَوْلَهِمُ الْعَرَشِ مَخْلُوقًا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ» رَسُولُ اللَّهِ فَلَعَلْتُ أَتُكَلِّمُكُمْ نَصِيحَتِي إِلَيْكُمْ بِإِسْمِكُمْ إِلَّا خَشِيَ الْخَلْقُ إِلَيْكَ فَقَالَ اللَّهُ : صَدَقْتَ يَا آدَمُ إِنَّهُ لَا حَبَّ الْخَلْقِ إِلَيَّ إِلَّا عَنِّي بِحَقِّهِ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَوْ لَا مُحَمَّدٌ مَا خُلِقْتُكُمْ .. هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْلَامِ .

ترجمہ : حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب آدم علیہ السلام سے انوش واقع ہوئی تو انہوں نے (بارگاہِ نبوت) میں عرض کیا اے پروردگار! میں تجھ سے محمد ﷺ کے سبیلہ (توشل) سے سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم! اے محمد ﷺ! کس طرح پہچان لیا۔

حالانکہ انہی تو میں نے انہیں پیدا بھی نہیں کیا؟ اس پر آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے پروردگار! جب تو نے اپنے وصیت قدرت سے مجھے پیدا فرمایا اور اپنی روح میرے اندر پھونکی، میں نے اپنا سر اور اپنا رخا کر دیکھا تو عرش کے ہر ستون پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا نظر آیا تو میں نے جان لیا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ ان کا نام رکھا ہے جو تجھے تمام مخلوق میں سب سے زیادہ پیارا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم! تو نے کج کیا ہے۔ مجھے ساری مخلوق میں سے سب سے زیادہ محبوب وہی ہے اب تو نے ان کے سبیلہ (توشل) سے مجھ سے دعا کی ہے تو میں نے تجھے معاف کر دیا اور اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیرانا کرتا۔

یہ حدیث مندرجہ ذیل کتب میں موجود ہے۔

المستدرک ج ۱/۲۷۲

کنز العمال ج ۱/۵۵۵

ابن مساکر ج ۱/۳۲۷

ازرقانی ج ۱/۱۸۷ تا ج ۱/۱۹۰

مواہب اللدنیہ ج ۱/۳۳۸ تا ج ۱/۳۵۲ تا ج ۱/۳۵۷ تا ج ۱/۳۸۸

ازنکس المجدد ج ۱/۱۸۹

شفاء شریف ص ۲۲۳ تا ص ۲۲۴

شرح شفاء مطلق تباری ج ۱/۲ تا ج ۱۱/۲ ص ۳۷۶

نیم الریاض شرح شفاء ج ۱/۳ تا ج ۳/۳ ص ۴۲۳

چیز اللہ علی العظیمین ج ۱/۳ تا ج ۵/۳ ص ۵۸۰

خصائص کبریٰ ج ۱/۳ ص ۱۴

انوار المہاری شرح بخاری ج ۱/۳ ص ۴۱۳

الہدایہ النہایہ ج ۱/۲ ص ۷۰

وقایہ الاولیاء ج ۱/۲ تا ج ۱۳/۲ ص ۱۳۷۲

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے چچا

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا توشل

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ إِذَا  
فَعَطُوا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ  
إِنَّا كُنَّا تَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِسَيِّدِنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِينَا وَإِنَّا  
تَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بَعْمِ نَبِيِّنَا فَاسْقِينَا قَالَ فَيَسْقُونَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر فاروقؓ میں جب قحط پڑتا تو عمر بن  
خطاب رضی اللہ عنہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے توشل سے پانی مانگتے اور یہ  
وہ عام کرتے تھے۔

یا اللہ! ہم پہلے حیرے سے پاس اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ لایا کرتے تھے تو پانی برساتا تھا  
اور اب ہم حیرے سے پاس اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کا وسیلہ (توشل) لیکر لے جے۔ ہم  
پر پانی برسا، پھر پانی برستا۔

حوالہ جات: توشل حضرت عباس رضی اللہ عنہ

بخاری شریف صفحہ ۱۳۷ جلد ۱ و صفحہ ۵۲۶ جلد ۱

تذقی شریف صفحہ ۳۹۱ جلد ۳

المستند الحامی جلد ۱ صفحہ ۱۸۶

کنز العمال

جلد ۸ صفحہ ۳۳۸

ابن عساکر

جلد ۲۶ صفحہ ۳۵۵

سیح ابن حبان

جلد ۲ صفحہ ۲۲۸

نور الثانی

جلد ۱۱ صفحہ ۵۱۲ و جلد ۱۲ صفحہ ۲۱۹

کشف اشرف

جلد ۱ صفحہ ۱۹۱

خصائص کبریٰ

جلد ۱ صفحہ ۲۰۸

ترجم القرآن

جلد ۳ صفحہ ۲۹۱ و جلد ۴ صفحہ ۲۹۲

سند القاری شرح بخاری

جلد ۷ صفحہ ۱۲ و جلد ۸ صفحہ ۲۸ و جلد ۹ صفحہ ۳۰۵

فتح الباری

جلد ۲ صفحہ ۲۳ و جلد ۲ صفحہ ۲۳۹ و جلد ۳ صفحہ ۹۸ و جلد ۷ صفحہ ۹۹

تجریۃ بخاری

جلد ۱ صفحہ ۲۲۳

تفہیم بخاری

جلد ۳ صفحہ ۳۹۱

فیض الباری

جلد ۴ صفحہ ۱۱۸

مرقات شرح مشکوٰۃ

جلد ۳ صفحہ ۵۵۹

تخط میں بننا لوگوں کی خوشحالی کیلئے امام کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے توشل سے بارش طلب کرنا

حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ يَسْأَلُ أَبِي طَالِبٍ

وَأَبِيصْحَبٍ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ يُقَالُ الْيُسْقَى عِصْمَةُ لَيْلَى وَابِلٍ

ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابو قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو ابو طالب کا چہرہ پر سے سنا۔ ۵۳

ترجمہ: وہ روئے سفید چہرہ والے جن کے چہرہ انہیں کے توشل سے بارش طلب کی جاتی ہے۔ جو پیشوں کے والی بیواؤں کے گم خواہ ہیں۔

وَقَالَ عُمَرُو بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ وَهَذَا كَثُرَتْ قَوْلُ الشَّاعِرِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُنِي فَمَا يَنْزِلُ حَتَّى يَجِيئَهُ شَيْءٌ وَبَارِئٌ

وَأَبِيصْحَبٍ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ يُقَالُ الْيُسْقَى عِصْمَةُ لَيْلَى وَابِلٍ



اور عمر بن محرزہ نے کہا کہ میں سالم نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر سے حدیث بیان کی کہ میں شام کا یہ شعر بھی یاد کرتا۔ اور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اور کو دیکھتا جبکہ آپ منبر شریف پر بارش کیلئے دعا فرماتے آپ ابھی منبر سے نہ اترے تھے کہ پرنا لے کر دو سے پہنچ گئے (یہ یہ شعر)

وَالْبَيْضُ يَنْتَفِشُ الْغَمَامُ بِوُجْهِهِ ۖ بِنِجَالِ الْوَهْمَىٰ عِصْمَةٌ لِّلْأَزْهِلِ۔  
وہ گورے رنگ واسلے کہ جس کے چہرہ اور کے وسیلہ (توشل) سے بارش طلب کی جاتی ہے۔  
جو تھیں کے دالی، بیواؤں کے غم خوار ہیں۔ (یہ ابو طالب کا کلام ہے)

بناری شریف

جلد ۱ صفحہ ۱۳۷

احمد الجناح

جلد ۱ صفحہ ۱۷۶

سکندر اسماعیل

جلد ۸ صفحہ ۲۳۸

زرقانی

جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۳

خصائص کبریٰ

جلد ۱ صفحہ ۲۰۸

فتح الباری

جلد ۲ صفحہ ۶۲۳ تا جلد ۲ صفحہ ۶۴۹

بدائع الصنائع

جلد ۲ صفحہ ۲۵۹ تا جلد ۲ صفحہ ۲۶۱

البدایہ والنہایہ

جلد ۳ صفحہ ۱۱۵

### چیونٹی کے وسیلہ سے بارش کا ہونا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
خَرَجَ لَيْسَ مِنْ الْأَنْبِيَاءِ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي لَبَادًا هُوَ بِمَنْطِلَةِ الرَّابِعَةِ بَعْضُ  
لُجُوجِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ ارْجِعُوا فَقَدْ اسْتَجِيبَ لَكُمْ مِنْ أَجْلِ سَابِغِ  
هَذِهِ السَّمْلَةِ (جلد ۲ دار الفکر صفحہ ۵۳)

یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ انبیاء میں سے ایک نبی دعا مانگنے کیلئے لوگوں کو باہر نکلنے کو ایک چیونٹی پر گزرے جو اپنے پاؤں آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے تھی آپ نے فرمایا لوٹ جاؤ اس چیونٹی کی وجہ سے تمہاری دعا قبول ہوگی۔

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۳ صفحہ ۵۶۲ میں اس حدیث کے تحت ایک روایت نقل فرمائی گئی ہے کہ یہ نبی سلیمان علیہ السلام تھے۔ آپ نے چیونٹی کو ہاتھ اٹھائے دیکھا اور یہ دعا مانگتے سنا۔

إِنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ خَلْقِكَ لَا غَيْبَ بِنَا عَنْ رُؤْيَاكَ قَلِيلًا تَهْلِكُنَا بِدَلْوَيْهِ  
فَبَيَّحْنَا أَدَمَ۔

ترجمہ: اے اللہ تیری مخلوق میں سے ہم بھی ایک مخلوق ہیں۔ (میں روزی دے ورنہ ہم ہلاک ہو جائیں گے) تیرے رؤی سے ہم مستحق نہیں ہیں تو تو ہمیں انسانوں کے گناہوں کی وجہ سے ہلاک نہ کر۔

(نتیجہ) جب چیونٹی کے ذریعہ اور وسیلہ سے بارش و خوش حالی اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے تو اس شرف

انحلاق تک و صلحاء ہندوں کے وسیلہ تو شل سے کیے عطاء نہیں فرما سکتا اور ان کا تو شل کیے  
ناچا تو ہو سکتا ہے۔

مندرجہ ذیل کتب میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔

مصنف عبد الرزاق جلد ۳ صفحہ ۱۸، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۷ صفحہ ۷۷، جلد ۷ صفحہ ۷۸  
ضعیف الجامع الصغیر صفحہ ۳۱۵

حلیۃ العلماء جلد ۲ صفحہ ۲۲۳

احیاء العلوم جلد ۱ صفحہ ۲۹

مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۳ صفحہ ۵۶۰

منظار ہر حق جلد ۱ صفحہ ۹۷

دار قطنی جلد ۲ صفحہ ۵۳

مشکوٰۃ شریفہ صفحہ ۱۳۲

مسند رکب، ماسک جلد ۳ صفحہ ۴۷

مرآت شرح مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۲۹۷، جلد ۲ صفحہ ۳۹۸

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ اطہر

کے توشل سے بارش کا ہونا

فَجَبَّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ فَخَطُوا شِدْبَةً إِلَى غَائِثَةِ رَجَبِ اللَّهِ عَنْهَا  
فَقَالَتْ: أَنْظِرُوا فَبَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْعَلُوا مِنْهُ كُنْزِي إِلَى  
السَّمَاءِ حَتَّى لَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَبْطٌ قَالَ: فَفَعَلُوا فَمَطَرْنَا  
مَنْطَرًا حَتَّى بَكَتِ الْعُثْبُ وَاسْتَمْتَبَ الْإِبِلُ حَتَّى تَفْتَقَتْ مِنْ الشَّجَمِ  
فَسَوَّيْنِ عَامَ الْفَتْحِ.

ترجمہ: اہل مدینہ نے شیدبہ میں جاکر پانی کے ٹوکڑے لے کر انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی  
اللہ تعالیٰ عنہا سے شکایت کی۔ حضرت ام المومنین نے فرمایا تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر  
منور کی طرف فکر کرو اور اس کے اوپر سان کے درمیان ایک دوشدراں ایسا کر دو کہ درمیان میں  
آؤں رہے۔ انہوں نے ایسا کیا تو بارش ایسی ہوئی کہ ہنر چارہ خوب نکلا اور اونٹ سرنے ہو کر  
چرلی سے پھول گئے تو اس سال کا نام ہی عام الفتح ہو گیا۔

دیکھئے دارمی شریف جلد ۲ صفحہ ۳۴

وفاء الوفاء جلد ۲ صفحہ ۵۲۰

جمع القوائد جلد ۱ صفحہ ۲۹۱، جلد ۱ صفحہ ۲۹۲

مشکوٰۃ ۵۴۵۔

اللہ تعالیٰ کے نیک اور مقبول بندوں کا وسیلہ و توسل دعا میں سنت ہے اور عمل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ثابت ہے

دیکھئے حدیث

وَعَنْ أُمِّةِ بْنِ خَالِدٍ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَفْتِيهِ بِضَعَالِيكَ الْمُهَاجِرِينَ = مشکوٰۃ شریف ص ۴۴  
یعنی اور حضرت امین ابن خالد بن عبد اللہ بن ابیہ سے کہ رسول اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اللہ تعالیٰ سے کفار کے مقابلہ پر) فتح حاصل ہونے کیلئے درخواست کرتے تو فقراء مہاجرین کے توسل و وسیلہ سے دعا مانتے۔

تشریح: اس حدیث کے تحت متفق علی الاطلاق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ اشعہ و لمعات شرح مشکوٰۃ جلد ۳ ص ۲۱۵ میں فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کفار سے مواز آرائی کے وقت اللہ تعالیٰ سے فتح حاصل ہونے کیلئے جو عوام مانگتے تو فقراء مہاجرین کے توسل و وسیلہ سے مانگتے اور یوں بارگاہ خداوندی میں عرض کرتے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْصُرْنَا بِفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ۔

یعنی اے اللہ فقراء مہاجرین کے توسل و وسیلہ سے ہماری مدد فرما۔

اور اس حدیث کے تحت حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ بھی یہی بات مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۳ ص ۴۴ پر یوں دعا کو نقل فرماتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اَنْصُرْنَا عَلٰی اَافْغَادٍ يَمْخِيْ عِبَادِكَ الْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ۔

اے اللہ ہمیں اپنے خاص فقراء مہاجرین بندوں کے وسیلہ و توسل سے دشمنوں پر فتح و نصرت عطا فرما۔

تشریح: یہ حدیث جہاں یہ ثابت کر رہی ہے کہ حضور پاک نے اللہ تعالیٰ کے مقبول و محبوب نیک بندوں کا وسیلہ و توسل اپنی دعا میں بارگاہ الہی میں پیش کر کے اپنی امت کیلئے اپنی سلت مقرر فرمادی ہے۔ وہاں حضرت ملا علی قاری اور حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہما اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ حدیث فقراء و دروڑ و مسلمانوں کی اس عظمت و فضیلت کو بھی ظاہر کر رہی ہے جو سرکارِ دعو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کیلئے ثابت فرمائی۔ چنانچہ آپ نے یہ شرف صرف فقراء و سادہ کین کو عطا فرمایا کسانِ کدوا سطر اور وسیلہ بنا کر اللہ تعالیٰ سے فتح و نصرت مانگتے۔

ضعیفوں اور صالحین کے توشل سے ہی رزق اور مدد ملتی ہے

بَابُ فِي اسْتِغْنَاءِ الْمُضَالَجِينَ فِي الْخَرْبِ

۲۸۹۶: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: فَضَّلَا عَلَى مَنْ دُونَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَنْصُرُونَ وَتُؤْزِلُونَ إِلَّا بِضَعْفَيْنِ كُفُّمُ.

باب: جس نے غزوہ میں کمزور و نیک لوگوں سے مدد و استعانت حاصل کی، ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن طلحہ نے حدیث بیان کی ان سے طلحہ نے حدیث سے مصعب بن مسعود نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "فَضَّلَا عَلَى مَنْ دُونَهُ" (اپنی مالداری اور بھادری کی وجہ سے) فضیلت حاصل ہے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کمزور و رزق و فاقہ کشی کروں گے تو شل سے ملتا ہے۔

حوالے مستدرجہ ذیل کتب میں ملاحظہ ہوں

بخاری شریف	جلد ۵ صفحہ ۴۵	کتاب الجہاد
ترمذی	جلد ۱ صفحہ ۲۹۹	کتاب الجہاد
ابوداؤد	جلد ۱ صفحہ ۳۲۹	کتاب الجہاد
نسائی	جلد ۲ صفحہ ۵۳	کتاب الجہاد
مسند امام احمد حنبل	جلد ۵ صفحہ ۲۳۹، جلد ۳ صفحہ ۲۱۹، صفحہ ۱۷۱	
المسنن الکبریٰ للبخاری	جلد ۹ صفحہ ۵۳۸، کتاب حرم الخمر والفتیمہ	

اہل الاول کے توشل سے اہل زمین کو بارش، فتح و نصرت

اور تمام آفات سے نجات ملتی ہے

مسند امام احمد حنبل جلد ۵ صفحہ ۱۳۹

السرراج الکبیر جلد ۳ صفحہ ۲۰۹

الحادی للعلیوی جلد ۵ صفحہ ۲۳۹ بحوالہ مسند احمد حنبل

میں ہے کہ حضرت امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔

إِنَّا نُنْزِلُ بِالسَّحَابِ وَهُمْ أَرِيْعُونَ رَجُلًا كَلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ أَتَيْنَا اللَّهُ مَسْجِدَهُ وَرَجُلًا يُسْطِئُ بِهِمُ الْغَيْثُ وَيَنْقُصُ بِهِمُ الْغَيْثُ عَلَى الْأَعْدَاءِ وَيُضْرَفُ عَنْ أَهْلِ السَّحَابِ بِهِمُ الْعَذَابُ.

یعنی اسام میں چالیس مرد اہل ہیں جب ان میں سے ایک مرد کا وصال و انتقال ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ کسی مرد کو اہل بنا دیتا ہے۔ ان کے توشل و وسیلہ سے بارش ہوتی ہے اور ان کے وسیلہ سے غی و خشوں پر فتح و نصرت حاصل ہوتی ہے اور ان کے توشل سے اور مدد سے اہل اسام سے عذاب ٹالا جاتا ہے۔

اور الحادی للعلیوی ص ۲۳۹ ذکر پر بحوالہ ابن عساکر و دوسری روایت امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی ہیں۔

إِنَّا نُنْزِلُ بِالسَّحَابِ يَكُونُونَ وَهُمْ أَرِيْعُونَ رَجُلًا بِهِمْ تُسْفُونَ الْغَيْثُ

وَبِهِمْ تَنْصَرُوتُ عَلَىٰ أَغْذَابِكُمْ وَتُصْرَفُ عَنْ أَهْلِ الْأَرْضِ الْبَلَاءِ  
وَالْغُرَىٰ.

یہ تک ابدال شام میں رہتے ہیں اور وہ چالیس مرد ہیں جنہیں بارش بھی اُن ہی کے وسیلہ تو تسل  
سے نصیب ہوتی ہے۔ اور تمہیں تمہارا پریشانوں پر فتح و نصرت بھی اُن ہی کے وسیلہ سے حاصل  
ہوتی ہے۔ اور اُن ہی کے وسیلہ جلیقہ سے پورے زمین والوں سے ہر قسم کی بلا و غرق ہونے کو بچایا  
جاتا ہے۔

پہلی روایت میں صرف اہل شام کا ذکر تھا اور اس روایت میں پوری روئے زمین والوں کا ذکر  
ہے۔

# توسل کا ثبوت

فقہ کی روشنی میں

خدا کی بارگاہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
'کا توشل پیش کرنا مستحسن ہے'

علامہ شامی نقلا عن رد المحتار جلد ۹ صفحہ ۵۶۹ میں فرماتے ہیں کہ حضرت امام سبک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

يَسْتَحْسِنُ التَّوَشُّلُ بِالنَّبِيِّ الَّذِي وَبِهِ وَلَمْ يُكْبَرْهُ أَحَدٌ بَيْنَ السَّلَفِ وَلَا  
بِالْخَلْفِ إِلَّا ابْنُ كَيْسِيَّةٍ فَأَبْتَدَعَ مَا لَمْ يَقُلْهُ غَالِبٌ، قِيلَ لَهُ:

اللَّهُ تَعَالَى كَيْ بَارِغَاهُ فِي نَبِيِّ كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِشِلْ بِشَيْءٍ كَرْنَا لِهَابِئَاتِ أَهْلِنَا؟  
وَعَلَفَ فِيهِ كَوْنِي هَمِّي اس كَاتِشِرْ فِيهِ هُوَ مَوَالِيهِ هِنَ جِيهَ كَ كَاتِشِلْ كَ الْكَار كَامَر كِبَ يَر هَوَا  
اس سے قبل کسی عالم نے اسکا انکار نہیں کیا ہے۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قبر امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ  
پر حاضر ہونا اور ان کے توشل سے اپنی مشکل کا حل چاہنا

وَمِنْ ثَمَرَاتِهِمْ مَنْ قَالَ: إِنِّي لَا نَبِيَّكَ بِأَبْنِي خَيْفَةَ وَأَجِبْتُ إِلَيْهِ قَبْرِ  
لِي إِذَا عَرَضْتُ لِي خَاجَةً، صَلَّيْتُ وَتَعَمَّقْتُ وَسَأَلْتُ اللَّهَ تَعَالَى عِنْدَ قَبْرِ  
فَتَقَطَّعَنِي سَبْرِي نَعْمًا.

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے آداب میں سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ یہ ادب بھی ہے  
کہ آپ فرماتے ہیں کہ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے برکتیں حاصل کرنے کیلئے ان کی قبر پر  
حاضری دیتا ہوں اور جب بھی مجھے کوئی مشکل پیش آتی ہے تو آپ کی قبر پر حاضر ہو کر دو رکعت  
نماز پڑھ کر امام صاحب کی قبر اور کے پاس اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کا حل چاہتا ہوں تو ان کی  
قبر سے توشل اور امام صاحب کی برکت سے فوراً میری مشکل و حاجت حل ہو جاتی ہے۔

علامہ شامی لکھتے ہیں۔

إِنَّ الشَّافِعِيَّ صَلَّى الصُّبْحُ عِنْدَ قَبْرِ هَلَمْ يَقُتْ لِقَبْلِ لَهُ، لِمَ؟ قَالَ تَأْذُنًا  
مَعَ صَاحِبِ هَذَا الْقَبْرِ.

کہ امام صاحب کی قبر کے پاس امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے صبح کی نماز پڑھی تو دعا قنوت نہیں  
پڑھی جو ان کے نزدیک پڑھنی ضروری ہے کہ انے امام شافعی سے کہا کہ آپ نے دعا قنوت  
کیوں نہیں پڑھی؟ فرمایا اس قبر والے کے ادب کی وجہ سے دعا قنوت کو نہیں پڑھا۔ کیونکہ ان  
کے نزدیک صبح کی نماز میں دعا قنوت نہیں ہے۔

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ  
کی قبر کے توشل سے بارش

رد المحتار جلد ۱ صفحہ ۱۵۳ میں ہے کہ

(وَمَعْرُوفُ الْكَرَّجِيِّ بْنِ فَيْزٍ وَزَيْنِ الْمَشَائِخِ الْكِبَارِ مُجَابِبُ الدَّعْوَةِ  
يُسْتَنْطَى بِقَبْرِهِ.

یعنی حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ مقبول الدعاء و مشارع کبار میں سے تھے آپ کی قبر انور  
کے توشل سے بارش مانگی جاتی اور بارش ہو جاتی۔

(حقیقہ)

بارش و نفل ہے خوشحالی کا، ثابت ہوا کہ جن کی قبور کے توشل اور صدقے میں خوشحالی نصیب  
ہوتی ہے تو ان کی ذرات و قدس کا کیا مقام ہوگا؟

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جاہ و مرتبہ  
کے توشل سے دعاء کرنے کا حکم

حدیث: فَإِذَا شَاءْتُمْ لَكُمْ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى حَاجَةٌ فَاسْتَلُوا اللَّهَ تَعَالَى بِجَاهِي  
فَلَنْ يَجَاهِي عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى عَظِيمٌ.

ترجمہ

جب تمہیں بارگاہِ خداوندی میں کوئی حاجت درپیش ہو تو اللہ تعالیٰ سے میرے  
جاہ و مرتبہ کے توشل سے اپنی حاجت برآری مانگو کیونکہ میرا جاہ و پہنچ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں  
بہت بڑا ہے۔

تفسیر خزائن العرفان اور روح المعانی جلد ۶ صفحہ ۱۱۱ مطبوعہ مکتبہ راسخو جہان، شہران (ایران)  
آگے علامہ محمود کوی رحمۃ اللہ علیہ روح المعانی جلد ۶ صفحہ ۱۱۱ پر فرماتے ہیں۔

وَبَشِّرْ هَذَا كَلِمَةً أَنَا لَا أَرَى بِأَسَاسٍ إِلَى التَّوَشُّلِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى بِجَاهِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى حَيًّا وَخَيًّا.

ترجمہ

اور اس پوری تفصیل کے بعد میرے نزدیک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جاہ و مرتبہ  
کے توشل سے بارگاہِ خداوندی میں دعا کرنے میں کوئی حرج و برائی نہیں۔

## مندرجہ ذیل فتاویٰ میں بھی توشل کا ثبوت موجود ہے

ملاحظہ ہوں جو ذیل جات:

بدائع الصنائع	جلد ۲ صفحہ ۲۵۹ تا ۲۶۱
رد المحتار	جلد ۱ صفحہ ۱۵۴ و صفحہ ۱۵۹
فتح القدیر	جلد ۲ صفحہ ۹۳
الحادی للفتاویٰ	جلد ۲ صفحہ ۲۳
مطہای علی سرائی الفتاوح	صفحہ ۱۱ اور صفحہ ۲۳۵ تا صفحہ ۵۵۱
سرائی الفتاوح	صفحہ ۱۵۳
کتاب العقد علی لہذاہب الاربعہ جلد ۱ صفحہ ۳۲۸	
در مختار مع رد المحتار	جلد ۹ صفحہ ۵۶۹
آئینی رضویہ	جلد ۹ صفحہ ۱۱۳ و جلد ۱۵ صفحہ ۶۳۲
بہار شریعت	جلد ۱ صفحہ ۲۸۳
امداد الفتاویٰ	جلد ۴ صفحہ ۳۷۲
امداد الاحکام	جلد ۱ صفحہ ۱۳۳ تا جلد ۱ صفحہ ۱۳۳
فتاویٰ مفتی محمود	جلد ۱ صفحہ ۲۱۲ تا جلد ۱ صفحہ ۱۶۳ و جلد ۱ صفحہ ۱۶۸
	جلد ۲ صفحہ ۱۷۷
نکتۃ الایام	جلد ۲ صفحہ ۲۵۵

اس کام میں میرے جن خاص شاگرد نے کمک اور بیرون کمک سے میرے ساتھ مجاہد  
القانون کیا اور اب تک ان کا یہ تعاون مسلسل جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو دین دنیا میں اس کا بہترین  
صلہ عطا فرمائے۔

آخر میں وسعت دعا ہوں کہ

اے اللہ! میری سب خطاؤں اور کمزوریوں کو معاف فرما کر اس حقیر خدمت کو قبول فرما لے  
اور اسے میرے لیے نجات آخری کا ذریعہ بنادے اور میرے والدین کریمین، نیز میرے مشائخ  
و اساتذہ رحمۃ اللہ تعالیٰ جنہم کے درجات جنات الفردوس میں بلند فرما۔ جن کی تربت اور نگاہ کرم سے  
یہ کتاب لکھنے کی توفیق مجھے نصیب ہوئی۔ آخر میں سرسجود و کراہے رب کرم سے ملتی ہوں۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ.

آمین یدجاو حبیبک الذکریم علیہ وعلی الہ وصحبہ الصلوٰۃ والسلام ☆

تتمت بحمد الخیر





حضرت علامہ عبدالغنی الہدی صاحب

مہتمم جامعہ فیاض العلوم کے اگر چہ ایک سے ایک اہل کار نامے ہیں مگر ان میں دو کار نامے وہ پیش کر رہا ہوں۔

جنکی شہرت و افادیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

کارنامہ (۱)

جامعہ مجددیہ فیاض العلوم کا سرزمین رائے ونڈ میں قیام۔

کارنامہ (۲)

25-26-27 مارچ 1979ء میں کل پاکستان میلاد مصطفیٰ کانفرنس کا

رائے ونڈ جیسی سرزمین پر انعقاد ہے۔

یہ ایسی کانفرنس تھی جنکی شہرت پوری دنیا میں اخبارات، جرائد اور پریس کے علاوہ بی۔ بی۔ سی۔ (B.B.C) جیسے بین الاقوامی ادارے نے شرکاء کانفرنس کی تعداد پچاس لاکھ (5000000) نشر کی۔



یا الہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو

یا الہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو  
یا الہی جوں جوں فراغ کی تکلیف کو  
یا الہی گو تیرہ کی جب آئے سخت مات  
یا الہی جب پرے عشر میں شود درد کیر  
یا الہی جب تباہی باہر آئیں پیاس سے  
یا الہی سر دھری پر ہو جب خود شیوہ حشر  
یا الہی گرمی بخشر سے جب ہر ٹیکس بلان  
یا الہی نامہ اعمال جب کھلے لکھیں  
یا الہی جب بکس انکس حساب جرم میں  
یا الہی جب صاحب شدہ بجا لڑائے  
یا الہی رنگ لائیں جب مری ویا گیاں  
یا الہی جب چاول تاریک دوا چلی مرانا  
یا الہی جب سر ششیر پر چلنا پڑے  
یا الہی جو دمائے تنگ میں تجھ سے کرں  
یا الہی جب رہتا خواب گراں سے سر اٹھائے

دولت بیدارو عشق مصطفیٰ کا ساتھ ہو

## اپیل

جملہ برادران اسلام سے بالعموم اور مخیر حضرات سے بالخصوص خاصانہ اپیل کی جاتی ہے کہ جامعہ فیض العلوم ٹکرمیڈی رائے ونڈ کی پہلی اور مشہورہ درس گاہ ہے جس میں کثیر تعداد میں طلباء و طالبات تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور ان کیلئے چودہ پندرہ اساتذہ مدد رسین اور معلمات متعین ہیں۔  
جن کے طعام و قیام کا کفیل ادارہ ہذا ہے۔

لہذا مخیر حضرات اپنے صدقات، ذکوہ، عطیات اور چرمہائے قربانی صدقہ فطر و عشر کے موقعہ پر مدد رس ہذا سے تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

والسلام

منجانب: صاحبزادہ محبوب سرور الوری

صدر مدرس جامعہ فیض العلوم ٹکرمیڈی 434946-0300

# جامعہ مجددیہ فیاض العلوم

غله منڈی۔ رائیونڈ

جامعہ فیاض العلوم اہلسنت وجماعت کی مرکزی درس گاہ ہے

## جس میں

۱۔ قرآن پاک حفظ و تائید قرأت و تجوید کے ساتھ ساتھ مکمل درس نظامی کی تعلیم دی جاتی ہے۔

۲۔ جامعہ میں شعبہ جامعۃ الطالبات بھی قائم ہے۔ جس میں طالبات کو حفظ قرآن و قرأت و تجوید عالمہ فاضلہ و درس نظامی فاضل عربی اے۔ ٹی۔ ٹی۔ سی کورس بھی پڑھایا جاتا ہے۔

۳۔ جامعہ میں بیرونی طلبہ طالبات کی رہائش، خوراک، لباس، صابن و غیرہ کا بہترین انتظام ہے ملک کے محترم حضرات اس صدقہ جاریہ میں حصہ لیکر سعادت دارین حاصل کریں۔

محمد عبدالغفور الوری بانی و مہتمم جامعہ فیاض العلوم

فون: منڈی رائیونڈ ۰۱۱۰ ۴۲۵۶۸۲۳-۰۳۰۰-۵۳۹۰۲۴۳